FriendsKorner.com/Forum

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے اللہ تیرا شکر ہے

(وصی)

تری محبت، میرا اثاثہ

FRIENDSKORNER.COM

تری محبت، میرا اثاثہ

وصی شاہ

FRIENDSKORNER.COM

انتساب

پیارے بھائی

محترم حسن نثار

شازیہ بھابھی، محمدہ اور

حاتم کے نام

FRIENDSKORNER.COM

کہتے ہو کہ بچھڑے کوئی مدت نہیں گزرے
لگتا ہے کبھی تم نے کیلنڈر نہیں دیکھا

فہرست

ماں کے نام

ایک شعر

''دعا کیجئے گا'' عباس تابش

دو شعر

کنگن نظم

تم مری آنکھ کے تیور نہ بھلا پاؤ گے

سمندر میں اُترتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

تمہیں جاناں اجازت ہے نظم

اس کے ہاتھوں سے جو خوشبوئے حنا آتی ہے

قلم ہو تیغ تیشہ ہو کہ ڈھال مت چھینو

Last Call نظم

جو میری آنکھوں سے خواب دیکھو نظم

میں بھی کتنا پاگل ہوں نا! نظم

خیال رکھنا نظم

دو شعر

تیری جانب اگر چلے ہوتے

دیارِ غیر میں کیسے تجھے صدا دیتے

بھنور کی گود میں جیسے کنارا ساتھ رہتا ہے

آج یوں موسم نے دی جشنِ محبت کی خبر

جاناں جاناں! تم کہتی تھیں نظم

ایک شعر

نظم

Bongoo Tycoon

سوچتا ہوں کہ اسے نیند بھی آتی ہوگی

ہزاروں دکھ پڑیں سہنا محبت مر نہیں سکتی

کتنی زلفیں کھلیں کتنے آنچل اڑے چاند کو کیا

خبر

مجھ کو معلوم ہے تم بدل جاؤ گے جا کے پردیس

میں

کل عجب سانحہ ہوا ریت پر

نظم

خواب اور خوشبو

دو شعر

نظم

یاد

تین شعر

مری وفا نے کھلائے تھے جو گلاب سارے جھلس

گئے ہیں

تمام شہر میں اب تو ہے راج کانٹوں کا

میری آنکھوں کے سمندر میں جلن کیسی ہے

کسی کی آنکھ سے سپنے چرا کر کچھ نہیں ملتا

ایک شعر

نظم

مرثیہ

تین شعر

نظم

سپردگی

دکھ درد میں ہمیشہ نکالے تمہارے خط

دکھ درد کے ماروں سے مراد کرنہ کرنا

گل زباں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے
تب یاد بہت تم آتے ہو نظم
Well Come نظم
تمہارے لیے ایک نظم نظم
پاگل لڑکی نظم
ایک شعر
دیا جلانا نظم
اس کے بیٹے کے لئے ایک نظم نظم
مجھے ہر کام سے پہلے
تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا
ایک شعر
یہ کب کہا تھا نظاروں سے خوف آتا ہے
دو شعر
میں ہوں ترا خیال ہے اور چاند رات ہے
فلک پہ چاند کے ہالے بھی سوگ کرتے
ہیں
آدھا چاند اور پورا دکھ نظم
دو شعر
تنبیہہ نظم
ابھی تو عشق میں ایسا بھی حال ہونا ہے
واپسی کا نوحہ نظم
ایک شعر
ضد نظم

میں اس حصار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں
کیسا مفتوح سا منظر ہے کئی صدیوں سے
پا برہنہ اور مرے چاروں طرف تنہائیاں
دیوار پر لرزہ ہے تو در کانپ رہا ہے
کسک نظم

مجھے صندل کر دو

انتساب
جو آسمان سے زمیں پر عذاب اُترا ہے ایک شعر
نوجوان نسل کا ''Craze'' عطاء الحق قاسمی
بیج، درخت اور جنگل کی کہانی حسن نثار
چاند مہکا ہے تری یاد کے ساتھ دو شعر
اک یہی آس ہی کافی ہے مرے جینے میں دو شعر
اپنے احساس سے چھو کر مجھے صندل کر دو
Too Late..... نظم
اُس کی آنکھوں میں محبت کا ستارہ ہوگا
تیرے فراق کے لمحے شمار کرتے ہوئے
باندھ لیں ہاتھ پہ سینے پہ سجا لیں تم کو
Nostalgia..... نظم
سُلگ رہی ہے اگر بتیاں مجھ میں وصی ایک شعر
Justice نظم
جب غم مری دھڑکن باتوں سے عیاں تھا تو
کہاں تھا
کہیں چراغ ہے روشن، کہیں پہ مدہم ہے

دل میں بکھرتے ہوئے جالوں سے
پریشان نہ ہو
تمہاری یاد سے ہر پل سجا ہوا کیمپس
Dilemma نظم
جان سے مار دے مجھے لیکن ایک شعر
آج ہمیں یہ بات سمجھ میں آئی ہے
ہم سے کیا پوچھتے ہو ہجر میں کیا کرتے ہیں
استقبال نظم
Souvenir نظم
ترے گلے میں جو بانہوں کو ڈال رکھتے ہیں
میری آنکھوں میں آنسو پگھلتا رہا، چاند جلتا
رہا
Red Charade نظم
جو اس کے سامنے میرا یہ حال آجائے
مجرم نظم
یہ میرا حوصلہ ہے تیرے بغیر ایک شعر
المیہ نظم
گرہ نظم
اس لیے کوئی زیادہ نہیں رکتا ہے یہاں ایک شعر
آنکھوں سے مری اس لئے لالی نہیں جاتی
تمہارے ہاتھوں کے لیے ایک دعا نظم
لوری نظم
گلی میں درد کے پُرزے تلاش کرتی تھی
میرے مولا تری جنت سے جدا لگتی ہے ایک شعر
Sorry..... نظم
الجھن نظم

ہم نے جو دیپ جلائے ہیں، تری گلیوں
میں
بہلاوا نظم
کوئی ملال کوئی آرزو نہیں کرتا دوشعر
پھر وہ کیمپس کی فضا ہو، شام ہو
Breaking Point نظم
Just a Mintue نظم
حیرت
اب جو لوٹے ہو اتنے سالوں میں
22 جون نظم
یہ ضبط چھوٹ گیا تو تمہاری یاد آئی دوشعر
سانجھ نظم
اثاثہ نظم
C.L.I نظم
مان لے اب بھی مری جانِ ادا درد نہ چن
سرگوشی نظم
Intoxication نظم
عجیب سانحہ گزرا ہے مجھ پر آج کی شام دوشعر
بچھڑے تو احساس ہوا نظم
اپنا تو چاہتوں میں یہی ایک اصول ہے
دل کی چوکھٹ پر جو اک بھی دیپ جلا رکھا
ہے
کس قدر ظلم ڈھایا کرتے ہو
Request..... نظم
U.S.A نظم
بین کرتی ہوئی آنکھیں یہ پریشاں زُلفیں ایک شعر
بس تمہارے لیے نظم
زخم مسکراتے ہیں، اب بھی تیری آہٹ پر
غم کی اس سِل کو کبھی بھی نہ سمجھ پائے گی

خواب نظم

اُداس راتوں میں تیز کافی کی تلخیوں میں

دہلیز کے پار

گنگناتے ہوئے آنچل کی ہوا دے مجھ کو

سوال

Impact نظم

FRIENDSKORNER.COM

آنکھیں بھگ جاتی ہیں

وصی شاہ

FRIENDSKORNER.COM

ایک شعر

تمہارا نام لکھنے کی اجازت چھن گئی جب سے
کوئی بھی لفظ ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

☆☆☆☆

ماں کے نام

یہ کامیابیاں عزت یہ نام تُم سے ہے
خُدا نے جو بھی دِیا ہے مقام تُم سے ہے

تمہارے دم سے ہیں مرے لُہو میں کھلتے گُلاب
مرے وُجُود کا سارا نظام تُم سے ہے

کہاں بساط جہاں اور میں کمسن وناداں
یہ میری جیت کا سب اہتمام تُم سے ہے

جہاں جہاں ہے مری دُشمنی سبب میں ہُوں
جہاں جہاں ہے میرا احترام تُم سے ہے

☆☆☆☆

ایک شعر

www.friendskorner.com

سوچتے ہیں تجھے وضو کرکے
یوں ترا احترام کرتے ہیں

☆☆☆☆

''دُعا کیجئے گا''

وہ اُس شام بہت اُداس تھا۔میں نے پوچھا تھا تم نے یہ پھول کس کے لیے خریدے ہیں وہ کچھ بتاتے رہ گیا۔میری تیز سماعت اس کی بے لفظ گفتگو نہ سن سکی۔میں نے جھنجھلا کر کہا وصی تمہیں کیا ہوگیا ہے،نہ بول رہے ہو نہ چپ ہو!مجھے ملنے آئے ہو یا تنگ کرنے۔۔۔۔۔اُس کے ہونٹوں پر ایک جملہ اُبھرا۔۔۔۔''تابش بھائی ایک سلسلہ بن رہا ہے دُعا کیجئے گا''میں نے سوچا وصی ادھوری بات میں شاید''کسی کی زُلف سے لازم ہے سلسلہ دل کا'' کی تفسیر بیان کررہا ہے۔اس جملے کے بعد خاموشی کا وقفہ طویل ہوگیا ادھر مرے ڈرائنگ روم کی کھڑکی سے چاند دکھائی دینے لگا۔ماحول کی خاموشی میں۔میں نے ایک بار پھر کنکر پھینکا۔۔۔وصی کوئی بات کرو۔۔۔۔اب وہ اس کیفیت میں داخل ہو چکا تھا جب آدمی کھل کر بات کرتا ہے۔کہنے لگا تابش بھائی آپ میری بات کو غلط سمجھے،میری منزل وہ نہیں جو میری عمر کے نوجوانوں کی ہوا کرتی ہے۔بلکہ میں ایک خوشی کے بھنور میں غوطے کھا رہا تھا۔اس لیے آپ سے مکالمہ کا آغاز نہ کرسکا۔اب میں اس چپ کی تہہ سے نکل آیا ہوں،میں شاید اپنے دکھ تو کیا اپنی خوشی میں بھی کسی کو شریک کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔میں نے پوچھا وصی اب بتاؤ بھی کیا ایسی خوشی ہے جس سے تم اتنے Excited ہو رہے ہو۔۔۔۔۔اس نے کھڑکی کے قریب آتے ہوئے چاند کو دیکھا،پھر ان پھولوں کو سونگھا جو وہ اپنے

ساتھ لایا تھا۔ پھر گویا ہوا۔۔۔ میں نے ایک ٹی وی سیریل کا آئیڈیا پاکستان آرمی کو دیا ہے یہ سیریل پاک فوج کے کمانڈوز کے گرد گھومے گا۔۔۔ یہاں تک کہہ پایا تھا کہ پھر وہی جملہ گونجا۔۔۔ ''تابش بھائی بس آپ دعا کیجئے گا۔۔۔'' میں سوچ میں پڑ گیا کہ اس مار دھاڑ کے زمانے میں یہ نوجوان کہاں سے آ گیا جو بار بار ''دعا'' کا لفظ استعمال کر رہا ہے۔ جس کے بے ساختہ پن میں دعاؤں کی خوشبو رچی ہوئی ہے۔ مجھے اس شام یہ اندازہ ہو گیا کہ وصی ضرور کسی کارنامے کے لیے پیدا کیا گیا ہے اگر اسی تحمل اور یقین سے اس نے کام کیا تو وہ بہت آگے جائے گا۔ وہ شام گزر گئی مگر ''دعا کیجئے گا'' کے الفاظ مرے کان میں گونجتے رہے۔

میں ایک شام دن بھر کی تھکن سمیٹ کر گھر پہنچا تھا کہ میری بیگم نے بتایا آج رات پاکستان ٹیلی ویژن پر وصی کے ڈرامے ''آہن'' کی پہلی قسط ٹیلی کاسٹ ہو رہی ہے۔ میں ٹی وی کے سامنے بیٹھ گیا آنکھیں سکرین پر جم گئیں۔۔ سماعت میں ''دعا کیجئے گا'' کے الفاظ رس گھولنے لگے۔ پہلی قسط کے اختتام پر میں بہت دور نکل گیا۔۔۔۔ میرے لیے اس ڈرامے کا ''خوشی بھرا صدمہ'' برداشت کرنا اس کے لیے آسان تھا کہ میں وصی کو اس کی روح تک جانتا تھا۔ میرا ایمان ہے کہ ''جو بچہ رات کو بلا ناغہ ماں کے پاؤں دبا کر سونے کا عادی ہو زمانہ اُس کے پاؤں پڑا کرتا ہے'' وصی کے سیریل سے اُسے جو عزت ملی وہ قابل رشک ہے۔ وہ جہاں بھی جا رہا ہو لوگ اُسے پہچانتے اور اپنی محبت پیش کرتے ہیں، میں نے سنا ہے کہ کئی آنچل اور کئی آنکھوں کے کنارے اُس کے لیے تر ہوتے ہیں، کئی خون سے لکھے ہوئے خط اُسے روزانہ ڈاک

سے ملتے ہیں،لیکن وہ کہیں آنکھ بھر کے نہیں دیکھتا، یہ بہت کم دیکھنے میں آیا ہے کہ کسی کو بہت چاہنے والے ہوں اور وہ محبت میں توحید کا قائل ہومگر وصی اب بھی اُسی کا ہے جس کا اُن دنوں میں تھا جب اس کا کوئی نہیں تھا۔میرے خیال میں وصی کو سچی شہرت اور سچی محبت ملی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس کے اندر وہ انکسار برقرار ہے جس نے اِسے اُس مقام تک پہنچایا ہے میں جب یہ سوچتا ہوں کہ یہ سب کچھ اُس نے کیسے حاصل کرلیا تو مین اس نتیجے پر پہنچتا ہوں کہ اس کے پس پشت ضرور کوئی روحانی طاقت موجود ہے۔

جن دنوں ''آہن'' سیریل چل رہا تھا،مجھ سے یہ کہا گیا وصی تمہارا دوست ہے،اُس سے ''کنگن''،لکھوا کردو۔۔۔۔۔میں نے ایک دوبار ناک بھوں چڑھایا،اپنی سنیارٹی کا زعم آڑے آیالیکن میں مرتا کیا نہ کرتا۔۔۔۔اُس سے نظم لکھوا کر دینا پڑی۔ایک دوست نے اس سے کہا وصی مجھے ''کنگن''،نظم لکھ کرلا دو۔۔۔۔وصی نے نظم لکھ دی،دوسرے دن وہ دوست موبائل فون ہاتھ میں لیے آدھمکا،بولا وصی میاں !جانتے ہو یہ موبائل کہاں سے آیا ہے؟وہ کہنے لگا۔۔۔خریدا ہوگا اور کہاں سے آنا ہے؟دوست کہنے لگا۔۔ایک لڑکی نے فرمائش کی تھی کہ اگر تم وصی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی نظم ''کنگن''لا دوتو میں تمہیں ایک موبائل گفٹ کروں گی۔وصی اور میں اُس کے کارنامے پر حیران ہورہے تھے۔وصی کی شاعری واقعی ایسی ہے ک محبت کرنے والے اس سے اپنا اُلوسیدھا کر سکتے ہیں۔

آج کے دور میں جب سیریل چل رہی ہوتی ہے۔لوگوں میں اس کے بڑے چرچے ہوتے ہیں۔ادھر

سیریل ختم ہوئی۔ادھر شہرت کا کاروبار بند ہوگیا۔لیکن وصی کے معاملے میں ایسا نہیں ۔میں ایک صاحب سے وصی کا غائبانہ تعارف کرارہا تھا۔مگر وہ اُسے پہچان نہیں پارہے تھے۔پھر میں نے ''کنگن'' کا حوالہ دیا دیا تو چونک پڑے کہنے لگے اس نظم کی مجھ سے فرمائش کی گئی ہے۔ایک دوست نے خط لکھا ہے کہ جیسے بھی ممکن ہو ''کنگن''، نظم کہیں سے پیدا کرو۔نظم نہ ملی تو وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔

وصی کو جتنی محبت مل رہی ہے۔اُس میں اِس ڈرامے سے زیادہ اس کی سچی شاعری کا دخل ہے۔وہ میری طرح بہت زیادہ مصرعہ سازی کے چکر میں نہیں پڑتا،اور نہ ہی وہ کتابوں کے انبار لگانے کا قائل ہے۔وہ کافی دیر تک چپ کے بھنور میں رہتا ہے۔پھر وہ لمحہ آتا ہے جب وہ کلام کرتا ہے،شاعری کرتا ہے۔

وصی کے بارے میں یہ باتیں تحریر کرتے ہوئے،میں بے ربط ہورہا ہوں بمشکل دو تین جملے لکھ پاتا ہوں کہ پھر وہی آواز کان میں گونجنے لگتی ہے ''تابش بھائی!ایک سلسلہ بن رہا ہے آپ دعا کیجئے گا'' لیکن اس بار وہ سلسلہ اس کتاب کی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہے آپ اسے پڑھیں ،انہیں پڑھائیں جن سے ''آپ محبت کرتے ہیں'' میں وصی کے لئے دُعا کرتا ہوں۔

عباس تابش

دو شعر

یہ بھی ممکن ہے کسی روز نہ پہچانوں اُسے
وہ جو ہر بار نیا بھیس بدل لیتا ہے

بارہا مجھ سے کہا تھا مرے یاروں نے وصؔی
عشق دریا ہے جو بچوں نگل لیتا ہے

☆☆☆☆

کنگن

کاش میں تیرے حَسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا
تُو بڑے پیار سے چاؤ سے بڑے مان کے ساتھ

اپنی نازک سی کلائی میں چڑھاتی مجھ کو
اوربے تابی سے فرقت کے خزاں لمحوں میں

تو کسی سوچ میں ڈوبی جو گھماتی مجھ کو
میں تیرے ہاتھ کی خُوشبو سے مہک سا جاتا

جب کبھی موڈ میں آکر مجھے چوما کرتی
تیرے ہونٹوں کی مَیں حِدّت سے بہک سا جاتا

رات کو جب بھی تو نیندوں کے سفر پر جاتی
مرمریں ہاتھ کا اِک تکیہ بنایا کرتی

مَیں ترے کان سے لگ کر کئی باتیں کرتا
تیری زُلفوں کو ترے گال کو چوما کرتا

جب بھی تو بندِ قبا کھولنے لگی جاناں
اپنی آنکھوں کے تِرے حُسن سے خیرہ کرتا

مُجھ کو بے تاب سا رکھتا تِری چاہت کا نشہ
مَیں تِری روح کے گُلشن میں مہکتا رہتا
میں ترے جسم کے آنگن میں مہکتا رہتا

کچھ نہیں تو یہی بے نام سا بندھن ہوتا
کاش میں تیرے حَسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا

☆☆☆☆

تم مری آنکھوں کے تیور نہ بُھلا پاؤ گے
اَن کہی بات کو سمجھو گے تو یاد آؤں گا

ہم نے خوشیوں کی طرح دُکھ بھی اکھٹے دیکھے

صفحۂ زیست کو پلٹو گے تو یاد آؤں گا

اس جُدائی میں تم اندر سے بکھر جاؤ گے
کسی معذور کو دیکھو گے تو یاد آؤں گا

اسی انداز میں ہوتے تھے مخاطب مجھ سے
خط کسی اور کو لکھو گے تو یاد آؤں گا

میری خوشبو تمہیں کھولے گی گلابوں کی طرح
تم اگر خود سے نہ بولو گے تو یاد آؤں گا

سرد راتوں کے مہکتے ہُوئے سناٹوں میں
جب کسی پھول کو چومو گے تو یاد آؤں گا

آج تو محفلِ یاراں پہ ہو مغرور بہت
جب کبھی ٹُوٹ کر بکھرو گے تو یاد آؤں گا

اَب تو یہ اَشک میں ہونٹوں سے چُرالیتا ہوں
ہاتھ سے خُود اِنہیں پونچھو گے تو یاد آؤں گا

حادثے آئیں گے جیون میں تو تم ہوکے نڈھال
کسی دیوار کو تھامو گے تو یاد آؤں گا

اس میں شامل ہے مرے بخت کی تاریکی بھی

تم سیہ رنگ جو پہنو گے تو یاد آؤں گا

☆☆☆☆

سمندر میں اُترتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
تری آنکھوں کو پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

تمہارانام لکھنے کی اجازت چھن گئی جب سے
کوئی بھی لفظ لکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

تیری یادوں کی خوشبو کھڑکیوں میں رقص کرتی ہے
ترے غم میں سلگتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

مَیں ہنس کے جھیل لیتا ہوں جُدائی کی سبھی رسمیں
گلے جب اُس کے لگتا ہوں تو آنکھیں بھگ جاتی ہیں

نہ جانے ہوگیا ہوں اس قدر حساس مَیں کب سے
کسی سے بات کرتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

وہ سب گزرے ہوئے لمحات مجھ کو یاد آتے ہیں
تمہارے خط جو پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

مَیں سارا دِن بہت مصروف رہتا ہوں مگر جونہی
قدم چوکھٹ پہ رکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ہر اِک مُفلس کے ماتھے پر اَلم کی داستانیں ہیں
کوئی چہرہ بھی پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

بڑے لوگوں کے اُونچے بدنما اور سرد محلوں کو
غریب آنکھوں سے تکتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ترے کوچے سے اَب میرا تعلق واجبی سا ہے
مگر جب بھی گزرتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ہزاروں موسموں کی حکمرانی ہے مرے دل پر
وصؔی میں جب بھی ہنستا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

☆☆☆☆

تمہیں جاناں اجازت ہے

تمہیں جاناں اجازت ہے۔۔۔۔۔۔!
کہ ان تاریک راہوں پر
تھکن سی خود میں پاؤ تو
اندھیروں سے کبھی دل ڈول جائے
تھک سی جاؤ تو
مرے جلتے ہوئے لمحوں
مرے کنگال ہاتھوں سے چھڑا کے اپنے ہاتھوں کو
فضا کی نغمگی سے تم نئے گیتوں کو چن لینا
حسین پلکوں کی نوکوں پر نئے کچھ خواب بن لینا
کوئی گر پوچھ لے میرا تو اُس سے ذکر مت کرنا
مرے جیون کی جلتی دوپہر سے بے غرض ہو کر

تم اپنی چاندنی راتوں میں جگنو پالتی رہنا
مری تنہائیوں کی وحشتوں کی فکر مت کرنا
تمہیں اس کی اجازت ہے
مرے سب خط جلا دینا
مرے تحفوں کو دریا میں بہانا یاد بادینا
میری ہر یاد کو دل سے کھرچنا اور مٹا دینا
تمہیں بالکل اجازت ہے
کہ جب چاہو بھلا دینا
مگر اتنی گزارش ہے
اگر ایسا نہ ہو جاناں
تو اچھا ہے۔۔۔۔۔۔۔!

☆☆☆☆

اُس کے ہاتھوں سے جو خوشبوئے حنا آتی ہے
اَیسا لگتا ہے کہ جنت سے ہَوا آتی ہے

چومنے دَار کو کِس دھج سے چلا ہے کوئی
آج کِس ناز سے مقتل میں قضا آتی ہے

نہ کبھی کوئی کرے تجھ سے ترے جیسا سلوک
ہاتھ اُٹھتے ہی یہی لب پہ دُعا آتی ہے

تیرے غم کو یہ برہنہ نہیں رہنے دیتی
میری آنکھوں پہ جو اَشکوں کی رِدا آتی ہے

اَس کے چہرے کی تمازت بھی ہے شامل اِس میں
آج تپتی ہُوئی ساون کی گھٹا آتی ہے

گھومنے جب بھی ترے شہر میں جاتی ہے وفا
بین کرتی ہوئی واپس وہ سدا آتی ہے

ہے وہی بات ہر اِک لب پہ بہت عام یہاں
ہم سے جو کہتے ہُوئے ان کو حیا آتی ہے

☆☆☆☆

قلم ہو تیغ ہو تیشہ کہ ڈھال مت چھینو
کبھی کسی سے کسی کا کمال مت چھینو

خوشی اِسی میں اگر ہے تو ہر خوشی لے لو
یہ دکھ یہ درد یہ حُزن وملال مت چھینو

اِسی خلش کے سبب پھر مجھے اُبھرنا ہے
خُدا کے واسطے عہدِ زوال مت چھینو

میں چھوڑ سکتا نہیں ہاتھ استقامت کا
مری اذان سے جوشِ بلال مت چھینو

ابھی کتاب نہ چھینو تم اِن کے ہاتھوں سے
ہمارے بچوں کا حُسن و جمال مت چھینو

www.friendskorner.com

ہماری آنکھ میں یادوں کے زخم رہنے دو
ہمارے ہاتھ سے پُھولوں کی ڈال مت چھینو

ابھی بجھاؤ نہ کینڈل نہ کیک کاٹو ابھی
ابھی بجھاؤ نہ کینڈل نہ کیک کاٹو ابھی
کچھ اور دیر مرا پچھلا سال مت چھینو

☆☆☆☆

Last Call

کل ہمیشہ کی طرح اُس نے کہا یہ فون پر
مَیں بہت مصروف ہُوں مجھ کو بہت سے کام ہیں

اس لئے تم آؤ ملنے میں تو آسکتی نہیں
ہر روایت توڑکر اِس بار مَیں نے کہہ دیا

تم جو ہو مصروف تو میں بھی بہت مصروف ہوں
تم جو ہو مشہور تو میں بھی بہت معروف ہوں

تم اگر غمگین ہو میں بھی بہت رنجور ہوں
تم تھکن سے چور تو میں بھی تھکن سے چور ہوں

FRIENDSKORNER.COM

جانِ من ہے وقت میرا بھی بہت قیمتی
کچھ پُرانے دوستوں نے ملنے آنا ہے ابھی
میں بھی اب فارغ نہیں مجھ کو بھی لاکھوں کام ہیں
ورنہ کہنے کو توسب لمحے تمہارے نام ہیں

میری آنکھیں بھی بہت بوجھل ہیں سونا ہے مجھے
رتجگوں کے بعد اب نیندوں میں کھونا ہے مجھے

میں لہو اپنی اَناؤں کا بہا سکتا نہیں
تم نہیں آتیں تو ملنے میں بھی نہیں آسکتا

اِس کو یہ کہہ کے وصّی میں نے رسیور رکھ دیا
اور پھر اپنی اَنا کے پاؤں پہ سر رکھ دیا

☆☆☆☆

جو میری آنکھوں سے خواب دیکھو

جو میری آنکھوں سے خواب دیکھو
تو ایک بھی شب نہ سو سکو گے

کہ لاکھ چاہو نہ ہنس سکو گے
ہزار چاہو نہ رو سکو گے

کہ خواب کیا ہیں عذاب ہیں یہ
مِرے دُکھوں کی کتاب ہیں یہ

رفاقتیں ان میں چھوٹتی ہیں
محبتیں ان میں روٹھتی ہیں

پنپتی ہیں ان میں وحشتیں سی
اذیتیں ان میں پھوٹتی ہیں

اِنہی کے ڈر سے خزاں ہیں جذبے
اِنہی سے شاخیں سی ٹوٹتی ہیں

غموں کی بندش ہیں خواب میرے
دُکھوں کی بارش ہیں خواب میرے

اُبل رہا ہے دُکھوں کا لاوا
رہین آتش ہیں خواب میرے

خیال سارے جھلس گئے ہیں
سُلگتی خواہش ہیں خواب میرے

اُکھڑتی سانسیں ہیں زندگی کی
لہو کی سازش ہیں خواب میرے

جو میری آنکھوں سے خواب دیکھو

تو ایک شب نہ سو سکو گے

☆☆☆☆

میں بھی کتنا پاگل ہوں ناں۔۔۔۔!

جب بھی رات کو گھر آتا ہوں

اپنے دروازے پہ دستک دیتے لمحے

اکثر میری سوچ یہ مجھ سے کہتی ہے

آج تو دروازہ کھولے گی

مجھ کو دیکھ کے مسکائے گی

میرا ماتھا چومے گی

شرمائے گی

گھر میں داخل ہو کر میں بھی کوئی شرارت کر دوں گا

تو خود میں سمٹ کر رہ جائے گی

میں بھی کتنا پاگل ہوں ناں

کیا کیا سوچا کرتا ہوں

میں بھی کتنا پاگل ہوں ناں۔۔۔!!

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

خیال رکھنا

اُدھوری باتیں ہی زندگی ہیں
وہ گزری باتیں ہی زندگی ہیں
اگرچہ دل کی اُداس اُجڑی ہوئی رُتوں میں
بکھر گئی ہیں
کئی زمانوں سے ساری باتیں
وہ گزری باتیں
سلگتی شاموں کے جلتے بجھتے الاؤ ہی میں
پگھل گئی ہیں
ادھوری باتیں۔۔۔۔۔۔۔
ضروری باتیں۔۔۔۔
یہ خشک ہوتی ہوئی رگوں کی سیاہ قبروں میں نیم مُردہ
ڈسی ہوئی خواہشوں کے ہمراہ
گُندھی ہوئی ہیں
یہ آنکھ کی پتلیوں میں تھک کے
کھٹکتی پلکوں پہ سوگئی ہیں
تمام باتیں درست جاناں
تمام خدشے بجا ہیں لیکن
ہر ایک امکانِ زندگی میں
رگوں میں اور رُوح کی زمیں میں
اِنہی کے دم سے ضعیف جذبوں، ٹھٹھرتے لفظوں

بجھی تمناؤں میں رمق ہے
اَدھوری باتیں ہی زندگی ہیں
وہ گزری باتیں ہی زندگی ہیں
خیال رکھنا۔۔۔۔۔!
اَدھوری باتیں بُھلا نہ دینا
ضروری باتیں۔۔۔۔۔۔۔
وہ گزری باتیں بُھلا نہ دینا
خیال رکھنا۔۔۔۔۔۔
خیال رکھنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆

دوشعر

جب تیری یاد میں مصرعہ کوئی لکھنے بیٹھا
مَیں نے کاغذ پہ بھی چھالوں کا گُلستاں دیکھا

تُو نے دیکھا ہے منڈیروں پہ چراغوں کو فقط
مَیں نے جلتا ہُوا ہر دَور میں اِنساں دیکھا

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

تیری جانب اگر چلے ہوتے
ہم نہ یوں در بدر ہوئے ہوتے

ساری دنیا ہے میری مٹھی میں
کون آئے گا اَب ترے ہوتے

اور اَب کیوں نہیں نبھاتے تم
اتنے وعدے نہیں کیے ہوتے

پالیا مَیں نے ساری دُنیا کو
کوئی خواہش نہیں ترے ہوتے

اُس کی آنکھوں میں بَار پانے کو
کاش ہم خواب بَن گئے ہوتے

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

دیارِ غیر میں کیسے تجھے صَدا دیتے
تُو مل بھی جاتا تو آخر تجھے گنوادیتے

تمہی نے ہم سُنایا نہ اپنا دُکھ ورنہ
دُعا وہ کرتے کہ ہم آسماں ہلادیتے

ہمیں یہ زعم رہا کہ اَب کے وہ پکاریں گے
اُنہیں یہ ضد تھی کہ ہر بار ہم صدا دیتے

وہ تیرا غم تھا کہ تاثیر میرے لہجے کی
کہ جس کو حال سُناتے اُسے رُلادیتے

تمہیں بُھلادینا ہی اوّل تو دسترس میں نہیں!
جو اختیار بھی ہوتا تو کیا بھلادیتے؟

ہم اپنے بچوں سے کیسے کہیں کہ یہ گُڑیا
ہمارے بس میں جوہوتی تو ہم دَلادیتے

تمہاری یاد نے کوئی جواب ہی نہ دیا
مرے خیال کے آنسو رہے صَدا دیتے

سماعتوں کو مَیں تا عُمر کوستا سیّد
وہ کچھ نہ کہتے مگر ہونٹ تو ہلا دیتے

☆☆☆☆

بھنور کی گود میں جیسے کنارہ ساتھ رہتا ہے
کچھ ایسے ہی تمہارا اور ہمارا ساتھ رہتا ہے

محبت ہو کہ نفرت ہو اُسی سے مشورہ ہوگا
مری ہر کیفیت میں استخارہ ساتھ رہتا ہے

سفر میں عین ممکن ہے مَیں خود کو چھوڑ دُوں لیکن
دُعائیں کرنے والوں کا سہارا ساتھ رہتا ہے

مِرے مولا نے مُجھ کو چاہتوں کی سلطنت دے دی
مگر پہلی محبت کا خسارہ ساتھ رہتا ہے

اگر سیّد مرے لب پر محبت ہی محبت ہے
تو پھر یہ کس لیے نفرت کا دَھاوا ساتھ رہتا ہے

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

آج یُوں موسم نے دی جشنِ محبت کی خبر
پُھوٹ کر رونے لگے ہیں مَیں ، محبت اور تم

ہم نے جونہی کرلیا محسوس منزل ہے قریب
راستے کھولنے لگتے ہیں مِیں ، محبت اور تم

چاند کی کِرنوں نے ہم کو اس طرح بوسہ دیا
دیوتا ہونے لگے ہیں مَیں ،محبت اور تم

دَھر گیا اِلزام جب سے اَپنی حُرمت پر کوئی
بارشیں دھونے لگے ہیں مَیں ،محبت اور تم

آج پھر محرومیوں کی دَاستانیں اوڑھ کر
خاک میں سونے لگے ہیں مَیں ، محبت اور تم

کھوگئے اَنداز بھی، آواز بھی ،الفاظ بھی
خَامشی ڈھونے لگے ہیں مَیں، محبت اور تم

☆☆☆☆

جانِ جاناں! تم کہتی تھیں

جانِ جاناں
تم کہتی تھیں
جانو آپ! مرے بچے ہو
مُجھ کو ایسا لگتا ہے تُم اوڑھ کے میرے لہو کو
میرے بدن میں سوئے رہے ہو
میری رُوح کا نشہ پی کر میرے اندر کھوئے رہے ہو
میرے جسم کا ہی حصہ ہو
جان جاناں! تُم کہتی تھیں
جانو! آپ مرے بچے ہو
لیکن ایسے
جس کو میں آنچل کے گوشوں میں تو چھپا کر رکھ سکتی ہوں
جس کو آنکھ کی پتلی میں پنہاں تو کر سکتی ہوں لیکن
اس بچے کو
جانو آپ کو
دُنیا کی نظروں میں لانا نہیں ہے ممکن
بڑا کھٹن ہے
اِس دھرتی کی ظالم رسمیں
سب جھگڑے اور سبھی مسائل
کب تسلیم نہیں ہیں مجھ کو
لیکن جاناں

یہ بتلاؤ

کیا کوئی ماں اپنے بچے کو سردی میں

کھلی ہوئی ویران سڑک پر

رات کی بھیگی تنہائی میں

سَن سَن کی بھگی تنہائی میں

چھوڑ کے تنہا

منزل والی روشن راہ پہ چل سکتی ہے

کیا کوئی ماں

ایسا بھی کر سکتی ہے

لیکن تم نے یہی کیا ہے

جانِ جاناں۔۔۔۔!!

☆☆☆☆

ایک شعر

مَیں ترے ہونٹ کے جس تِل کو بہت چومتا تھا

اَب وہ خوابوں میں چمکتا ہے ستارے کی طرح

☆☆☆☆

Bongoo Tycoon

جب مَیں گھر سے نکل رہا تھا
چلتے چلتے
میرے سینے سے ہٹتے پَل
دِھیرے سے اِک سرگوشی میں
اُس نے کہا تھا
دیکھیں چاہے کچھ ہو جائے
روز مجھے Ring کیجئے گا
پھر جب اُس کے ہاتھ اور نظریں
دونوں میری ٹائی پر تھیں
کہنے لگی
''آپ نہیں ہوتے ہیں تو مَیں بالکل خالی ہو جاتی ہوں''
چھوڑ نہیں سکتے یہ Business
آپ مجھے کیوں تڑپاتے ہیں
اچھا دیکھیں یوں کرتے ہیں
اِک دِن خط اور اِک دن فون
مَیں نے اُس کو بوسہ دے کر
اُس سے کہا تھا
اَب کے چاہے کچھ ہو جائے
خط لکھوں گا فون کروں گا
ہائے لیکن خود سر فطرت

اور کچھ کاروبار کے جھنجھٹ

ناں تو اُس کو فون کیا تھا

اور نہ کوئی خط لکھ پایا

ناں کوئی Massage ناں ہی کارڈ

اَب جو گھر کو لوٹ رہا ہوں

سوچ رہا ہوں

تنہائی کے یہ دو ہفتے

اُس پر صدیوں جیسے ہوں گے

لیکن یہ بھی جانتا ہے دل

اُس کو بے حد شکوے ہوں گے

تڑپی ہو گی

چُھپ کر تکیے میں راتوں کو روئی ہو گئی

خفا خفا سی

لیکن گھر میں داخل ہو کر

جب میں اُس کے ماتھے پر اک بوسہ دوں گا

اُن ہونٹوں پر ہونٹ رکھوں گا

اور کہوں گا

''یار مجھے تُم یاد آئیں تھیں

لمحے لمحے میں سو بار''

بس اِتنا ہی کہنا ہو گا

اور وہ پگلی

اپنا سب کچھ سونپ کے مُجھ کو

میرے سینے لگ جائے گی

پھر جب اُس کے ہاتھ اور نظریں

دونوں میرے سینے کے بالوں پر ہوں گے

(وہ سینہ جو اُن اَشکوں سے بھیگا ہوگا)
سرگوشی میں مُجھ سے کہے گی
آپ بھلے اب کچھ بھی کرلیں
ہرگز اب ناں جانے دوں گی
سچی آپ تو بہت برے ہیں
بہت بُرے ہیں
''ہیں ناں بونگو''۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

☆☆☆☆

سوچتا ہوں کہ اُسے نیند بھی آتی ہوگی
یامری طرح فقط اَشک بہاتی ہوگی

وہی مری شکل مرا نام بُھلانے والی
اپنی تصویر سے کیا آنکھ ملاتی ہوگی

اس زمیں پر بھی ہے سیلاب مرے اَشکوں سے
میرے ماتم کی صدا عرش ہلاتی ہوگی

شام ہوتے ہیں وہ چوکھٹ پہ جلاکر شمعیں
اپنی پلکوں پہ کئی خواب سُلاتی ہوگی

اُس نے سلوابھی لیے ہوں گے سیاہ رنگ لباس
اَب محرم کی طرح عید مناتی ہوگی

ہوتی ہوگی مرے بوسے کی طلب میں پاگل
جب بھی زُلفوں میں کوئی پُھول سجاتی ہوگی

میرے تاریک زمانوں سے نکلنے والی
روشنی تجھ کو مری یاد دلاتی ہوگی
دِل کی معصوم رگیں خود ہی سُلگتی ہوں گی
جونہی تصویر کا کونہ وہ جلاتی ہوگی

رُوپ دے کر مجھے اُس میں کسی شہزادے کا
اپنے بچوں کو کہانی وہ سُناتی ہوگی

☆☆☆☆

KORNER
FRIENDSKORNER.COM

ہزاروں دُکھ پڑیں سَہنا محبت مَر نہیں سکتی
ہے تُم سے بَس یہی کہنا محبت مَر نہیں سکتی

ترا ہر بار مرے خط کو پڑھنا اور رو دینا
مرا ہر بار لکھ دینا محبت مَر نہیں سکتی

کیا تھا ہم نے کیمپس کی ندی پر اک حسیں وَعدہ
بھلے ہم کو پڑے مَرنا محبت مَر نہیں سکتی

جہاں میں تلک پنچھی چہکتے اُڑتے پھر تے ہیں
ہے جب تک پُھول کا کھلنا محبت مَر نہیں سکتی

پُرانے عہد کو جب زندہ کرنے کا خیال آئے
مجھے بس اتنا لکھ دینا محبت مَر نہیں سکتی

وہ تیرا ہجر کی شَب فون رکھنے سے ذرا پہلے
بہت روتے ہوئے کہنا، محبت مَر نہیں سکتی

اگر ہم حسرتوں کی قبر میں ہی دفن ہوجائیں
تو یہ کتبوں پہ لکھ دینا محبت مَر نہیں سکتی

پُرانے رابطوں کو پھر نئے وَعدے کی خواہش ہے
ذرا اِک بار تو کہنا محبت مَر نہیں سکتی

گئے لمحات فرصت کے کہاں سے ڈُھونڈ کرلاؤں
وہ پہروں ہاتھ پر لکھنا محبت مر نہیں سکتی

کتنی زُلفیں کھلیں کتنے آنچل اُڑے چاند کو کیا خَبر
کتنا ماتم ہُوا کتنے آنسو بہے چاند کو کیا خَبر

مدتوں اُس کی خواہش میں چلتے رہے ہاتھ آتا نہیں
چاہ میں اُس کی پیروں میں ہیں آبلے چاند کو کیا خَبر

وہ جو نکلا نہیں تو بھٹکتے رہے ہیں مُسافر کئی
اور لُٹتے رہے ہیں کئی قافلے چاند کو کیا خبر

وہ تو اپنی ہی نگری میں مدہوش ہے کب سے خَاموش ہے
کون راجہ بنا کتنے سید لُٹے،چاند کو کیا خبر

اِس کو دعویٰ بہت میٹھے پن کا وصؔی چاندنی سے کہو
اِس کی کِرنوں سے کتنے ہی گھر جل گئے چاند کو کیا خَبر

☆☆☆☆

مُجھ کو معلوم ہے تم بدل جاؤ گے جاکے پردیس میں
چاہتوں کی حدوں سے نکل جاؤ گے جاکے پردیس میں

راکھ ہوجائے گی قربتوں میں مہکتی ہُوئی زندگی
ہجر کی آگ میں پگھل جاؤ گے جاکے پردیس میں

سب کو بُھولو گے پر اپنے بچوں کی جب تم کو یاد آئے گی
خودبھی بچوں کی صورت مچل جاؤ گے جاکے پردیس میں

اپنی پہچان کو خواہشوں کے سمندر میں کرکھودیا
داستانوں میں پھرتم بھی ڈھل جاؤ گے جاکے پردیس میں

عین ممکن ہے جب تم وہاں جاؤ تو اور بڑھ جائیں دُکھ
کس نے تم سے کہا ہے بہل جاؤ گے جاکے پردیس میں

یہ بتادُوں تمہیں سردیاں آگ برسائیں گی اس جگہ
سوچ لو اَب بھی تم ورنہ جل جاؤ گے جاکے پردیس میں

تم پہ یوں ہاتھ ڈالیں گی تنہائیاں ایک وقت آئے گا
کوئی آہٹ بھی ہوگی دہل جاؤ گے جاکے پردیس میں

☆☆☆☆

کل عجب سانحہ ہُوا ریت پر
نام تیرا نہیں لکھ سکا ریت پر

کِس کی آواز سے تھم گئے ہیں قدم
پھر سے کس نے مجھے دی صدا ریت پر

اُس کی آنکھوں سے شعلے نکلتے رہے
ناچتی رہ گئی کل گھٹا ریت پر

تُو نے بھی ہَوا سے کہارہ گیا
مٹ گیا مَیں نے جو بھی لکھا ریت پر

مَیں تمہیں چومنا چاہتا ہوں ابھی
اُس نے مجھ سے یہ اِک دن کہا ریت پر

اَب یہ صحرا ہی تیرے مقدر میں ہیں
تُونے مانگی ہی کیوں دُعا ریت پر

ایک شعلہ اُٹھا اُس جگہ وصؔی
میرا آنسو جہاں گرگیا ریت پر

☆☆☆☆

خواب اور خوشبو

خواب اور خُوشبو
دونوں ہی آزادہ رہیں
دونوں قید نہیں ہو سکتے
میرے خواب
تمہاری خُوشبو۔۔۔۔!

☆☆☆☆

دو شعر

اندھیری رات میں رہتے تو کتنا اچھا تھا
ہم اپنی ذات میں رہتے تو کتنا اچھا تھا

دکھوں نے بانٹ لیا ہے تمہارے بعد ہمیں
تمہارے ہاتھ میں رہتے تو کتنا اچھا تھا

☆☆☆☆

www.friendskorner.com

یاد

شب کے پچھلے پہر تک
میں لیتا رہا ہچکیاں
اور پھر سو گئے تُم

☆☆☆☆

تین شعر

جب تمہاری آنکھ ہو گہرے سمندر کی طرح
کیوں نہ لگتا ہو سمندر دیدۂ تر کی طرح

اس لیے روشن کیا ہے تیرے چہرے کا چراغ
دوپہر تاریک ہے میرے مقدر کی طرح

ناشناسا جس کی دیواریں ہیں اور در بھی اجنبی
وہ ملا تھا مجھ کو ہمیشہ اک نئے گھر کی طرح

☆☆☆☆

مری وفا نے کھلائے تھے جو گُلاب سارے جُھلس گئے ہیں
تمہاری آنکھوں میں جس قدر تھے وہ خواب سارے جُھلس گئے ہیں

مری زمیں کو کسی نئے حادثے کا ہے انتظار شاید
گناہ پھلنے لگے ہیں اجروثواب سارے جُھلس گئے ہیں

جو تم گئے تو مری نظر پہ حقیقتوں کے عذاب اُترے
یہ سوچتا ہوں کہ کیا کروں گا سراب سارے جُھلس گئے ہیں

یہ معجزہ صرف ایک شب کی مسافتوں کے سبب ہُوا ہے
تمہارے اور میرے درمیاں کے حجاب سارے جُھلس گئے ہیں

اُسے بتانا کہ اُس کی یادوں کے سارے صفحے جلا چکا ہوں
کتاب، دل میں رقم تھے جتنے وہ باب جُھلس گئے ہیں

نظر اُٹھاؤں مَیں جس طرف بھی مہیب سائے ہیں ظلمتوں کے
یہ کیا میرے نصیب کے ماہتاب سارے جُھلس گئے ہیں

تمہاری نظروں کی یہ تپش ہے کہ میرے لفظوں پہ آبلے ہیں
سوال سارے جُھلس گئے ہیں جواب سارے جُھلس گئے ہیں

یہ آگ خاموشیوں کی کیسی تمہاری آنکھوں میں تیرتی ہے
تمہارے ہونٹوں پہ درج تھے جو نصاب سارے جُھلس گئے ہیں

☆☆☆☆

تمام شہر میں اَب تو ہے راج کانٹوں کا
مُجھے قبول نہیں یہ سماج کانٹوں کا

چلو کہ کچھ تو تسلی ہوئی مرے دِل کو
اسی میں خوش ہوں کہ پایا خراج کانٹوں کا

ہمارے پُھول سے چہروں کو نوچنے والو
کبھی تو تم پہ بھی اُترے اناج کانٹوں کا

سنبھال سکتے نہیں ہم یہ غم کی جاگیریں
اُتار لیجئے سَر سے یہ تاج کانٹوں کا

یہ اور بات کہ گُل کی طرح مہکتے رہے
وگرنہ رکھتے تھے ہم بھی مزاج کانٹوں کا

بہت عجیب سے لہجے میں بات کرتا ہے
ہے آج پُھول میں کچھ امتزاج کانٹوں کا

☆☆☆☆

میری آنکھوں کے سمندر میں جلن کیسی ہے
آج پھر دِل کو تڑپنے کی لگن کیسی ہے

اَب کسی چھت پہ چراغوں کی قطاریں بھی نہیں
اَب ترے شہر کی گلیوں میں گھٹن کیسی ہے

برف کے روپ میں ڈھل جائیں گے سارے رشتے
مجھ سے پوچھو کہ محبت کی اَگن کیسی ہے

مَیں ترے وَصل کی خواہش کو نہ مرنے دوں گا
موسمِ ہجر کے لہجے میں تھکن کیسی ہے

ریگزاروں میں جو بنتی رہی کانٹوں کی رِدا
اُس کی مجبور سی آنکھوں میں کرن کیسی ہے

مجھے معصوم سی لڑکی پہ ترس آتا ہے
اسے دیکھو تو محبت میں مگن کیسی ہے

☆☆☆☆

کسی کی آنکھ سے سپنے چُرا کر کچھ نہیں ملتا
مُنڈیروں سے چراغوں کو بُجھا کر کچھ نہیں ملتا

ہماری سوچ کی پرواز کو روکے نہیں کوئی
نئے افلاک پہ پَہرے بٹھا کر کچھ نہیں ملتا

کوئی اِک آدھ سپنا ہوتو پھر اچھا بھی لگتا ہے
ہزاروں خواب آنکھوں میں سجاکر کچھ نہیں ملتا

سکوں اُن کو نہیں ملتا کبھی پردیس جاکر بھی
جنہیں اپنے وطن سے دِل لگا کر کچھ نہیں ملتا

اُسے کہنا کہ پلکوں پر نہ ٹانکے خواب کی جھالر
سمندر کے کنارے گھر بناکر کچھ نہیں ملتا

یہ اچھا ہے کہ آپس کے بھرم ناں ٹوٹنے پائیں
کبھی بھی دوستوں کو آزما کر کچھ نہیں ملتا

نہ جانے کون سے جذبے کی یوں تسکین کرتا ہُوں
بظاہر تو تمہارے خط جَلا کر کچھ نہیں ملتا

فقط تم سے ہی کرتا ہوں مَیں ساری راز کی باتیں

ہراِک کو داستانِ دِل سُناکر کچھ نہیں ملتا

عَمل کی سوکھتی رَگ میں ذرا سا خُون شامل کر
مرے ہمدم فقط باتیں بناکر کچھ نہیں ملتا

اُسے مَیں پیار کرتا ہوں تو مجھ کو چین آتا ہے
وہ کہتا ہے اُسے مجھ کو سَتا کر کچھ نہیں ملتا

مجھے اکثرستاروں سے یہی آواز آتی ہے
کسی کے ہجر میں نیندیں گنواکرکچھ نہیں ملتا

جگر ہوجائے گا چھلنی یہ آنکھیں خون روئیں گی
وصّی بے فیض لوگوں سے نبھاکر کچھ نہیں ملتا

☆☆☆☆

ایک شعر

دو کے بجائے چائے بنائی ہے ایک کپ
افسوس آج تو بھی فراموش ہوگیا

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

مرثیہ

مَیں وہ ننھا بچہ ہوں
بول نہیں سکتا ہے جو
اور اِک اُجڑے اسٹیشن پر
اپنی ماں سے بچھڑ گیا ہے
ماں بے چاری
جانے کب سے
مجھ کو چلتی گاڑی میں ہی ڈھونڈ رہی ہے

☆☆☆☆

تین شعر

جب سے ترے خیال کا موسم ہوا ہے دوست
دُنیا کی دُھوپ چھاؤں سے آگے نکل گئے

مُڑ مُڑ کے اَب بھی کھیت صدائیں دیا کئے
اَب کے بھی تیرے گاؤں سے آگے نکل گئے

ہم کو پلٹ کے دیکھنا مشکل سا ہوگیا
شاید تری صداؤں سے آگے نکل گئے

☆☆☆☆

سپُردگی

آج وہ مدت بعد آئی بھی
بس یہ کہنے
جاناں!
مرے سارے خط لَوٹا دو
سب تصویریں قلم کتابیں
واپس کر دو سارے تحفے
مجھ سے سب کچھ مانگنے والی
جاتے جاتے
میرے کمرے کی چوکھٹ پر
چھوڑ گئی ہے
''اپنا آپ''

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

دُکھ درد میں ہمیشہ نکالے تمہارے خط
اور مل گئی خوشی تو اُچھالے تمہارے خط

سب چُوڑیاں تمہاری سمندر کو سونپ دیں
اور کر دِیئے ہَوا کے حوالے تمہارے خط

مرے لُہو میں گُونج رہا ہے ہر ایک لفظ
میں نے رگوں کے دَشت میں پالے تمہارے خط

یوں تو ہیں بے شمار وَفا کی نشانیاں
لیکن ہر ایک شے سے نرالے تمہارے خط

جیسے ہو عُمر بھر کا اثاثہ غریب کا
کچھ اِس طرح سے مَیں نے سنبھالے تمہارے خط

اہلِ ہُنر کو مجھ پہ وصؔی اعتراض ہے
مَیں نے جو اپنے شعر میں ڈھالے تمہارے خط

پَروا مجھے نہیں ہے کسی چاند کی وصؔی
ظُلمت کے دشت میں ہیں اُجالے تمہارے خط

☆☆☆☆

www.friendskorner.com

دُکھ درد کے ماروں سے مرا ذِکر نہ کرنا
گھر جاؤ تو یاروں سے مرا ذِکر نہ کرنا

وہ ضبط نہ کر پائیں گی آنکھوں کے سمندر
تم راہ گُزاروں سے مرا ذِکر نہ کرنا

پُھولوں کے نشیمن میں رہا ہوں مَیں سَدا سے
دیکھو کبھی خاروں سے مرا ذِکر نہ کرنا

شاید یہ اَندھیرے ہی مجھے راہ دِکھائیں
اَب چاند ستاروں سے مِرا ذِکر نہ کرنا

وہ میری کہانی کو غلط رنگ نہ دے دیں
افسانہ نگاروں سے مِرا ذِکر نہ کرنا

شاید وہ مرے حال پہ بے ساختہ رو دیں
اِس بار بہاروں سے مِرا ذِکر نہ کرنا

لے جائیں گے گہرائی میں تُم کو بھی بہاکر
دریا کے کناروں سے مرا ذِکر نہ کرنا

وہ شخص ملے تو اُسے ہر بات بتانا

www.friendskorner.com

تُم صرف اشاروں سے مِرا ذِکر نہ کرنا

☆☆☆☆

گِل زباں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے
تمہاری ''ہاں'' پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

درخت پر جو کبھی چُوڑیوں سے ڈالا تھا
اُس اِک نشاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

یہ ایک ہم کہ نئی بولیاں سَدا بولیں
تری زباں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

سُلگ رہی ہیں دَہن میں قبائیں لفظوں کی
مگر زباں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

تمہارے آنے پہ سُورج کے ہاتھ چمکیں گے
مِرے مکاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

ہر ایک سمت پگھلنے لگے ہیں سناٹے
ترے بیاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

جہاں جہاں تری خوشبو کے رنگ بکھرے ہیں
وہاں وہاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

تِری جُدائی کے پل سے ہُوا ہے عشق حنوط

www.friendskorner.com

کہ اِس جہاں پہ وہی سردیوں کاموسم ہے

وہ ''ہاں'' کرے گی بہاروں میں اُس کا وعدہ تھا
اُس ایک ''ہاں'' پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

وہ مجھ کو سونپ گیا فرقتیں دسمبر میں
درختِ جاں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

ہمارے لَب تو دُعائیں جَلائے رکھتے ہیں
پر آسماں پہ وہی سردیوں کا موسم ہے

☆☆☆☆

تب یاد بہت تم آتے ہو

جب رات کی ناگن ڈستی ہے
نَس نَس میں زہر اُترتا ہے
جب چاند کی کرنیں تیزی سے
اس دل کو چیر کے آتی ہیں
جب آنکھ کے اندر ہی آنسو
زنجیروں میں بندھ جاتے ہیں
سب جذبوں پر چھاجاتے ہو
تب یاد بہت تم آتے ہو
جب درد کی جھانجر بجتی ہے

جب رقص غموں کا ہوتا ہے
خوابوں کی تال پہ سارے دُکھ
وحشت کے ساز بجاتے ہیں
گاتے ہیں خواہش کی لے میں
مستی میں جھومتے جاتے ہیں
سب جذبوں پر چھا جاتے ہو
تب یاد بہت تم آتے ہو
تب یاد بہت تم آتے ہو

☆☆☆☆

Well Come

رات کا پچھلا پہر ہے
ماتمی ملبوس اوڑھے
درد کی اُن وادیوں سے
وحشتوں کے راستے سے
لڑکھڑاتی
ڈگمگاتی
بال کھولے
بین کرتی
چاندنی کو ساتھ لے کر
میری جانب چل پڑی ہے
آ رہی ہے
تیری یاد۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆

تمہارے لیے ایک نظم

دیکھیں جانو آپ اس بار
جلدی جلدی خط لکھئے گا
ورنہ۔۔۔۔ورنہ۔۔۔!
ورنہ میں کیا کر سکتی ہوں؟
رُولوں گی بس۔۔۔!
اب سے کتنے موسم پیچھے
مَیں اس کے خط پر رویا تھا
شاید پورا ہفتہ میری آنکھ میں لالی رچی رہی تھی
اور اب تنے برسوں بعد
آج پرانے درد کھنگالے
پچھلے کتنے گھنٹوں سے
اپنی اُس نادانی پر میں
رہ رہ کر ہنس پڑتا ہوں
لیکن دُور کہیں آنکھوں مَیں
انجانا سا آنسو اب بھی
اُٹھتا ہے اور دَب جاتا ہے
چُھپ جاتا ہے
جیسے کتنے موسم پیچھے
شاید پورا ہفتہ میری آنکھ میں لالی رچی رہی تھی

☆☆☆☆

پاگل لڑکی

پہلے میرے خط کو اُس نے
اِک انجانے خوف سے ڈر کر
ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے
اَب
ایک حسیں احساس کے تابع
جس کا کوئی نام نہیں ہے
پچھلے کتنے ہی گھنٹوں سے
دروازے کی اوٹ میں چھُپ کر
ٹکڑے جوڑ رہی ہے۔۔۔۔ پاگل

☆☆☆☆

ایک شعر

کہتے ہو کہ بچھڑے کوئی مدت نہیں گزری
لگتا ہے کبھی تم نے کیلنڈر نہیں دیکھا

☆☆☆☆

دِیا جلانا

میں جانتا ہوں کہ اب چھتوں پر
دِیئے جلانے کی رسم باقی نہیں رہی ہے
مگر تمہیں میری یاد آئے
تو یاد رکھو۔۔۔۔!
تم اپنی آنکھوں سے
آنسوؤں کے چمکتے موتی نہ گرنے دینا
بس اِتنا کرنا
کہ اپنی چھت پر
مِری محبت کی نظم گا کر
مِری رفاقت کو یاد کر کے
دِیا جلانا
تم اپنی چھت پر کسی بھی کونے میں بیٹھ کر
اِک دِیا جلانا۔۔۔۔۔۔!

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

اُس کے بیٹے کے لیے ایک نظم

اے مرے چاند کی آغوش سے اُبھرے ہوئے چاند
تیرے آنے سے مِری شوخ کی سب مُسکانیں
اُس کے مرجھائے ہوئے چہرے پہ لوٹ آئی ہیں
تُو نے ہی اُس کے سلگتے ہوئے سب زخموں پر
اپنا نازک سا مہکتا ہوا مرہم رکھا
گویا صحراؤں میں برسات کا موسم رکھا
وقت کی آندھی نے اِک پھول مرے آنگن کا
گلشن غیر کے زندان میں لا پھینکا تھا
مَیں کہ جگنو تھا چھنے مجھ سے حوالے میرے
کھوگئے جانے کہاں سارے اُجالے میرے
وہ کہ تتلی تھی سبھی رنگوں سے محروم ہوئی
ہجر کے درد میں دن رات وہ مغموم ہوئی
بکھری بکھری سی وہ رہتی تھی مِری سوچوں میں
تیرے آنے سے مِری شوخ نے خوشیاں پائیں
تو جو ہنستا ہے تجھے دیکھ کے جی اُٹھتی ہے
تو جو راتا ہے تو گھبرا کے بکھر جاتی ہے
مجھ سے وابستہ جو کرتی تھی مقدر اپنا
اب سمجھتی ہے فقط تجھ کو سکندر اپنا

اب تری ذات سے منسوب ہیں سانسیں اُس کی
اور کھلتی ہیں ترے قُرب میں بانہیں اُس کی
اے مرے چاند کی آغوش میں کھلتے ہوئے چاند
تونے مجھ پر عجب احسان کیا ہے پیارے
اب ترے قرُب میں وہ مجھ کو بھلا تو دے گی
ہجر کے جلتے ہوئے دِیپ بجھاتو دے گی

☆☆☆☆

مجھے ہر کام سے پہلے

مجھے ہر کام سے پہلے
سحر سے شام سے پہلے
یہی اِک کام کرنا ہے
تمہارا نام لینا ہے

تمہی کو یاد کرنا ہے
کہ جب بھی درد پینا ہے
کہ جب بھی زخم سینا ہے

غمِ دُنیا سے گھبرا کر
مجھے جب جام لینا ہے
تمہارا نام لینا ہے
تمہی کو یاد کرنا ہے

تمہاری یاد ہے دِل میں
کہ اِک صیاد ہے دِل میں
کوئی برباد ہے دِل میں
اُسے آباد کرنا ہے

www.friendskorner.com

تمہارا نام لینا ہے
تمہی کو یاد کرنا ہے

☆☆☆☆

تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا؟

بے سبب تو نہ تھیں تری یادیں
تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا
ضبط کا حوصلہ بڑھا لینا
آنسوؤں کو کہیں چھُپا لینا
کانپتی ڈولتی صداؤں کو
چُپ کی چادر سے ڈھانپ کر رکھنا
بے سبب بھی کبھی کبھی ہنسنا
جب بھی ہو بات کوئی تلخی کی
موضوعِ گفتگو بدل دینا
بے سبب تو نہیں تری یادیں
تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا

☆☆☆☆

ایک شعر

دُھویں کی لہر پہ تصویر رقص کرتی رہی
وہ سگرٹوں کے تسلسل میں یاد آتا رہا

☆☆☆☆

یہ کب کہا تھا نظاروں سے خوف آتا ہے
مجھے تو چاند ستاروں سے خوف آتا ہے

مِیں دشمنوں کے کسی وار سے نہیں ڈرتا
مجھے تو اپنے ہی یاروں سے خوف آتا ہے

خزاں کا جبر تو سینے پہ روک لیتے ہیں
ہمیں اُداس بہاروں سے خوف آتا ہے

ملے ہیں دوستو بیساکھیوں سے غم اتنے
مرے بدن کو سہاروں سے خوف آتا ہے

میں اِلتفات کی خندق سے دُور رہتاہوں
تعلقات کے غاروں سے خوف آتا ہے

☆☆☆☆

دوشعر

مُجھ کو بھی خوفِ ترکِ تعلق نے آلیا
وہ بھی اسی خیال سے اَوروں کی ہوگئی

پہلے تو اُس کے ہاتھوں کی مشعل بجھی وصّی
پھر یوں ہوا کہیں مری تقدیر کھوگئی

☆☆☆☆

میں ہوں ترا خیال ہے اور چاند رات ہے
دِل درد سے نڈھال ہے اور چاند رات ہے

آنکھوں میں چُبھ گئی تری یادوں کی کرچیاں
کاندھوں پہ غم کی شال ہے اور چاند رات ہے

دِل توڑ کے خموش نظاروں کا کیا ملا؟
شبنم کا یہ سوال ہے اور چاند رات ہے

پھر تتلیاں سی اُڑنے لگیں دشت خواب میں
پھر خواہشِ وصال ہے اور چاند رات ہے

کیمپس کی نہر پر ہے ترا ہاتھ ہاتھ میں
موسم بھی لازوال ہے اور چاند رات ہے

ہر اِک کلی نے اوڑھ لیا ماتمی لباس
ہر پھول پر ملال ہے اور چاندرات ہے

میری تو پور پور میں خوشبو سی بس گئی
اُس پر ترا خیال ہے اور چاند رات ہے

چھلکا سا پڑرہا ہے وصؔی وحشتوں کا رنگ
ہر چیز پہ زوال ہے اور چاند رات ہے

☆☆☆☆

فلک پہ چاند کے ہالے بھی سوگ کرتے ہیں
جو تُو نہیں تو اُجالے بھی سوگ کرتے ہیں

تمہارے ہاتھ کی چوڑی بھی بین کرتی ہے
ہمارے ہونٹ کے تالے بھی سوگ کرتے ہیں

نگر نگر میں وہ بکھرے ہیں ظلم کے مناظر
ہماری رُوح کے چھالے بھی سوگ کرتے ہیں

اُسے کہو کہ ستم میں وہ کچھ کمی کردے
کہ ظلم توڑنے والے بھی سوگ کرتے ہیں

تم اپنے دُکھ پہ اکیلے نہیں ہو افسردہ
تمہارے چاہنے والے بھی سوگ کرتے ہیں

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

آدھا چاند اور پُورا دکھ

جب سے تُم بچھڑے ہو تب سے
آدھا چاند اگر دیکھوں تو
میری آنکھیں بھر آتی ہیں

☆☆☆☆

دو شعر

ہر ایک شب مری تازہ عذاب میں گزری
تمہارے بعد تمہارے ہی خواب میں گزری

مَیں ایک پھول ہوں وہ مجھ کو رِکھ کے بھول گیا
تمام عمر اُسی کی کتاب میں گزری

☆☆☆☆

تنبیہہ

اے دلکش معصوم لڑکیو۔۔۔۔!تم
کبھی کسی سے بھی دکھ نہ کہنا
ان آنچلوں سے
کھنکتی رنگیں چوڑیوں سے
بدن کی اپنی ہی خوشبوؤں سے
پلک کے اُٹھنے پلک جھپکنے
کی ساعتوں سے
چھتوں کے کونوں میں چھپ کے بیٹھی
وہ شوخ وشنگ اور ناز پرور سی چاندنی سے
دیوں کی لَو سے
یا اُن کتب سے کہ جن میں پھولوں کے تتلیوں کے حسین دکھ ہوں

www.friendskorner.com

پلنگ پہ سلوٹوں بھری صاف چادروں سے

گذارتکیوں سے جن میں زلفوں کی خوشبوئیں رقص کر رہی ہوں

تم آئینوں اور جگنوؤں سے

سہیلیوں اور دوستوں سے

کبھی بھی معصوم لڑکیو۔۔۔تم۔۔۔!

وہ دکھ نہ کہنا

سیاہ راتوں میں جس کو اپنی

اُداس آنکھوں سے

اپنے ہی دل کی دھڑکنوں سے

چھپا چھپا کر بکھر رہی تھیں

کبھی بھی دیکھو وہ دکھ نہ کہنا

کبھی بھی اے لڑکیو۔۔۔!

وگرنہ۔۔۔!۔۔۔!۔۔۔!

☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

ابھی تو عشق میں ایسا بھی حال ہونا ہے
کہ اَشک روکنا تم سے محال ہونا ہے

ہر ایک لب پہ ہیں میری وفا کے افسانے
ترے ستم کو ابھی لازوال ہونا ہے

بجا کے خار ہیں لیکن بہار کی رُت میں
یہ طے ہے اَب کے ہمیں بھی نہال ہونا ہے

تمہیں خبر ہی نہیں تم تو لوٹ جاؤ گے
تمہارے ہجر میں لمحہ بھی سال ہونا ہے

ہماری رُوح پہ جب بھی عذاب اُتریں گے
تمہاری یاد کو اِس دِل کی ڈھال ہونا ہے

کبھی تو روئے گا وہ بھی کسی کی بانہوں میں
کبھی تو اُس کی ہنسی کو زوال ہونا ہے

ملیں گی ہم کو بھی اپنے نصیب کی خوشیاں
بس اِنتظار ہے کب یہ کمال ہونا ہے

www.friendskorner.com

ہر ایک شخص چلے گا ہماری راہوں پر
محبتوں میں ہمیں وہ مثال ہونا ہے

زمانہ جس کے خم وپیچ میں اُلجھ جائے
ہماری ذات کو ایسا سوال ہونا ہے

وصؔی یقین ہے مُجھ کو وہ لوٹ آئے گا
اُسے بھی اپنے کیے کا ملال ہونا ہے

☆☆☆☆

واپسی کا نوحہ

تم سے میری بات ہوئی تھی
تم نے مجھ کو سمجھایا تھا
اپنی ذات سے باہر نکلو
گھر کو لوٹو
گھر کو دیکھو
اور بھی لوگ تمہارے دم سے زندہ ہیں
تم میں اپنی ساری خوشیاں
دیکھ رہے ہیں
سوچ لیا ہے
دیکھ لیا ہے
لوٹ آیا ہوں
لیکن میرے اندر کوئی ٹوٹ گیا ہے

☆☆☆☆

ایک شعر

اُس نے یہ میری محبت کو نیا موڑ دیا
آج میرے لیے بالوں کو کھلا چھوڑ دیا

☆☆☆☆

ضد

جانے کیوں پندرہ کا تنہا
اور اُداسی پہنے چاند
مجھ کو اچھا لگتا ہے
شاید یوں
چودہ تو اب میری ضد ہے
کیونکہ چودہ کا خوش چاند
اُس کو اچھا لگتا ہے

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

مَیں اِس حصار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں
تمہارے پیار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

تری گلی کے علاوہ بھی اور قریے ہیں
جو اِس دیار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

تمہارے ہجر کی صدیاں تمہارے وصل کے دن
مَیں اس شمار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

رَچا ہوا ہے ترا عشق میری پوروں میں
میں اِس خُمار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

یہ میرا جسم کہ ماتم سرائے حسرت ہے
مَیں اس مزار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

یہ مُجھ میں کون مرے رات دن سنبھالتا ہے
اس اختیار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

تمہارے جسم کی خوشبو نے کردیا مسحور
اس آبشار سے نکلوں تو اور کچھ سوچو

FRIENDSKORNER.COM

یہ بے قراری مری رُوح کا اُجالا ہے
مَیں اس قرار سے نکلوں تو اور کچھ سوچوں

☆☆☆☆

کیسا مفتوح سا منظر ہے کئی صدیوں سے
میرے قدموں پہ مِرا سَر ہے کئی صدیوں سے

خوف رہتا ہے نہ سیلاب کہیں لے جائے
میری پلکوں پہ ترا گھر ہے کئی صدیوں سے

اُس کے پانی میں بھی پہلے سا وہ ٹھہراؤ نہیں
تو بھی بے چین سمندر ہے کئی صدیوں سے

اشک آنکھوں میں سُلگتے ہُوئے سوجاتے ہیں
یہ مِری آنکھ جو بنجر ہے کئی صدیوں سے

کون کہتا ہے ملاقات مری آج کی ہے
تُو مِری رُوح کے اندر ہے کئی صدیوں سے

یہ مجھے سانس بھی کُھل کر نہیں لینے دیتا
میری شہ رگ پہ جو خنجر ہے کئی صدیوں سے

اے مِری ماں مَیں ہراِک دُھوپ سے لڑسکتا ہوں
میرے سرپر تیری چادر ہے کئی صدیوں سے

مَیں نے جس کے لئے ہر شخص کو ناراض کیا
روٹھ جائے نہ یہی ڈر ہے کئی صدیوں سے

اُس کی عادت ہے جڑیں کاٹتے رہنے کی وصؔی
جو مِری ذات کو محور ہے کئی صدیوں سے

☆☆☆☆

پا برہنہ اور مِرے چاروں طرف تنہائیاں
چُن رہا ہوں تیری یادوں کی سلگتی کرچیاں

کیا کہیں ترکِ تعلق کا ارادہ تو نہیں
یاد جو کرنے لگے ہو تم پُرانی تلخیاں

آہ! وہ موسم وہ ہیلے اور کنارہ نہر کا
یاد آتی ہیں مجھے کیمپس کی ساری شوخیاں

کیا کسی وحشت زدہ موسم کا تم کوخوف ہے
کس لئے خاموش ہوکھولو نا دِل کی کھڑکیاں

مَیں اُسے شہرت کے بام ودر پہ پہنچانے کے بعد
اپنے دامن میں چُھپا لے جاؤں گا رُسوائیاں

www.friendskorner.com

اپنی بربادی کا مَیں جاکر کسے الزام دوں
اپنے ہاتھوں سے ڈبوئیں مَیں نے اپنی کشتیاں

جیت تو جاتا ہوں پھر بھی دُکھ سا رہتا ہے مجھے
کب تلک اُس سے مَیں کھیلوں گا شکستہ بازیاں

بولیاں لگتی ہیں اَب بھی خوشبوؤں کے شہر میں
آج بھی بازار میں بکتی ہیں نازک تتلیاں

لیجئے اِس دل کا پھر ماہِ محرم آگیا
ماتموں کا شور ہے اور چل رہی ہیں برچھیاں

یاد ہے مُجھ کو دسمبر میں جُدائی کی وہ رات
چاند کی کرنیں لہو میں بن گئیں چنگاریاں

ہجر کے ساحل پہ کس کے منتظر بیٹھے ہوتم
اس سمندر سے بھلا کب لوٹتی ہیں کشتیاں

پھر کسیلا ذائقہ موسم کا اِس دِل کو لگا
پھر سے آنکھوں میں اُتر آئیں پُرانی تلخیاں

کون جانے کس سے بدلہ لے رہا ہوں میں وصؔی
ایک مدت سے رگوں میں پال کر ویرانیاں

☆☆☆☆

دیوار پہ لرزہ ہے تو دَر کانپ رہا ہے
بچھڑے ہو تو اُجڑا ہوا گھر کانپ رہا ہے

تم آنکھ کی پتلی میں چھُپے سچ کو بھی دیکھو
مجرم تو نہیں ہے وہ اگر کانپ رہا ہے

ویران ہے اس درجہ ترے بعد مرا دل
اِس شہر میں آتے ہوئے ڈرکانپ رہا ہے

اِک مَیں کہ جُدائی نے مجھے کردیا ساکت
اِک تُو ہے کہ صدمے سے اُدھر کانپ رہا ہے

آنگن کو پلٹ جاؤں نہ مَیں چھوڑ کے اُس کو
صحرا میں مرا خواب سفر کانپ رہا ہے

یاتو مری بینائی پہ ہے خوف مُسلط
یا نہر کے پانی میں شجر کانپ رہا ہے

بُجھنے نہیں دُوں گا مَیں کبھی ہجر کے صدمے
دِل میں تری یادوں کا شرر کانپ رہا ہے

☆☆☆☆

کسک

مُجھ سے وہ اکثر کہتی تھ
میری بس اتنی خواہش ہے
کچھ ایس پہچانی جاؤں
آپ کے نام سے جانی جاؤں

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

مجھے صندل کر دو

وصی شاہ

FRIENDSKORNER.COM

آنے والے!
تُو مدینے سے ہو کے آیا ہے
اس مہکتی ہوئی جنت میں جھومنے دے مجھے
اپنے پیروں کو چومنے دے مجھے
آنے والے!
تو مدینے سے ہو کے آیا ہے

☆☆☆☆

زارا تمہارے لیے

FRIENDSKORNER.COM

ایک شعر

جو آسماں سے زمیں پر عذاب اُترا ہے
کسی سوال کا لوگو، جواب اُترا ہے

☆☆☆☆

نوجوان نسل کا Craze

وصی شاہ بہت خوش نصیب ہے کہ اسے بہت کم عمر میں وہ شہرت اور مقبولیت نصیب ہوئی ہے جو بہت کم لوگوں کے حصے میں آتی ہے۔ وہ اس مقبولیت سے بدہضمی کا شکار نہیں ہوا اور نہ کچھ لوگ تو ہمارے درمیان ایسے بھی ہیں جنہیں چار لوگ جاننے لگے تو ان سے یہ شناسائی بھی ہضم نہیں ہونے پاتی اور وہ کھٹے ڈکار مارنے لگتے ہیں۔

وصی شاہ نوجوان نسل کا Craze ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ مشاعروں میں اس کے نام کا اعلان ہونے پر لڑکے اور لڑکیاں پرجوش تالیوں اور کچھ منچلے سیٹیوں سے اپنی مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔

میں جانتا ہوں کہ وصی شاہ نے ابھی بہت سفر طے کرنا ہے لیکن یہ بھی جانتا ہوں کہ اس نے ابھی تک خوبصورت نظموں اور غزلوں کی صورت میں جو کچھ ہمیں دیا ہے اس سے بھی اس کے معتبر ادبی مقام کی نشاندہی ہوتی ہے مجھے یقین ہے کہ وہ دم بہ دم اگلی منزلوں کی طرف اسی تخلیقی روانی سے بڑھتا چلا جائے گا اور ایک دن اس شاعر خوش نوا کو آج سے بھی کہیں زیادہ پذیرائی حاصل ہوگی۔ (انشاءاللہ)

بیج، درخت اور جنگل کی کہانی

جگنو کیسے جگ مگ جگ مگ کرتا ہے؟
تتلی کیسے چم چم چم چم کرتی ہے؟
بارش کیسے چھن چھن چھن چھن کرتی ہے؟
پائل کیسے چھم چھم چھم چھم کرتی ہے؟
دھڑکن کیسے دھن دھن دھن دھن کرتی ہے؟

یہ سب ایسے ہی کرتے ہیں جیسے وصی شاہ شاعری کرتا ہے۔ حاسد اور ''ہلکے ہیوی ویٹ'' کہتے ہیں کہ وہ تو ''ٹین ایجرز'' کا شاعر ہے تو کوئی ان ادبی بقراطوں سے پوچھے کہ کہیں آج کے یہی ''ٹین ایجرز'' ہی تو ہمارا مستقل نہیں؟؟ یعنی وہ تو مستقبل کا صورت گر ہوا۔

آگ پہلے تو کہیں ہوتی ہی نہیں یعنی چھپی ہوئی ہے ظاہر ہو جائے تو پہلے سرخ رنگ کی ہوتی ہے، پھر نیلی اور اپنی آخری انتہا پر سفید ہو جاتی جیسے پانی، بھاپ، بادل، برف ،آپس میں قریبی رشتے دار ہیں تو وصی ابھی ''بچہ'' ہے یعنی ''بیج'' اور اگر یہ بیج ہوتے ہوئے درخت بلکہ جنگل جنگل سا لگنے لگا ہے تو آؤ ___ اس جنگل کی آگ سے بچائیں _____ مجھے تو یہ جنگل جنگل سا لگتا ہے۔ لیکن جنہیں یہ ''بوڑھا سا لڑکا'' صرف اور صرف ایک ''بیج'' دکھائی دیتا ہے، انہیں بھی چاہیے کہ اس بیج کے جنگل میں تبدیل ہونے کی تمنا اور دعا کریں کہ ہم وہ لوگ ہیں جو درخت کاٹتے

تو بہت ہیں_____ لگاتے کم کم ہیں۔ میرا ہی ایک شعر ہے

کاٹ دی جائے گی شاخیں ہر تناور پیڑ کی
فصل تازہ اچھے بیجوں کی جلا دی جائے گی

لیکن مجھے یقین ہے کہ کوئی مائی کا لال نہ یہ شاخ کاٹ سکے گا_____ نہ حسد کی آگ میں یہ فصل جلا سکے گا اور وصی کا فن وقت کے ساتھ ساتھ بیج سے درخت اور درخت سے جنگل بنے گا۔

وصی! میری لاج رکھ لینا۔

جو مجھے جنگل لگتا ہے، پورے جہان کو جنگل جیسا نظر آنا چاہیے!!!!!!

حسن نثار

FRIENDSKORNER.COM

دوشعر

چاند مہکا ہے تری یاد کے ساتھ
اس میں خود کو بھگولیا جائے

لے ترا گاؤں آنے والا ہے
کیوں نہ پیروں کو دھولیا جائے

☆☆☆☆

دوشعر

اِک یہی آس ہی کافی ہے مرے جینے میں
دِل نہیں آپ دھڑکتے ہیں مرے سینے میں

تجھ سے جو گھاؤ ملے دِل سے لگالیتے ہیں
کتنی لذت ہے تری ذات کے غم پینے میں

☆☆☆☆

اپنے احساس سے چھوکر مجھے صندل کردو
مَیں کہ صدیوں سے ادھورا ہوں مکمل کردو

نہ تمہیں ہوش رہے اور نہ مجھے ہوش رہے
اِس قدر ٹوٹ کے چاہو، مجھے پاگل کردو

تم ہتھیلی کو مرے پیار کی مہندی سے رنگو
اپنی آنکھوں میں مرے نام کا کاجل کردو

اس کے سائے میں مرے خواب دھک اُٹھیں گے
میرے چہرے پہ چمکتا ہوا آنچل کردو

دُھوپ ہی دُھوپ ہوں میں ٹوٹ کے برسو مجھ پر
اِس قدر برسو میری رُوح میں جَل تھَل کردو

جیسے صحراؤں میں ہر شام ہوا چلتی ہے
اس طرح مجھ میں چلو اور مجھے تھَل کردو

تم چھپا لو مرا دِل اوٹ میں اپنے دِل کی
اور مجھے میری نگاہوں سے بھی اوجھل کردو

مسئلہ ہوں تو نگاہیں نہ چُراؤ مُجھ سے
اپنی چاہت سے توجہ سے مجھے حَل کردو

اپنے غم سے کہو ہر وقت مرے ساتھ رہے
ایک احسان کرو اس کو مُسلسل کردو

مجھ پہ چھاجاؤ کسی آگ کی صورت جاناں
اور مری ذات کو سوکھا ہوا جنگل کردو

☆☆☆☆

Too Late.....

آدھی رات کے سناٹے میں
کس نے فون کیا ہے مجھ کو؟
جانے کس کا فون آیا ہے
فون اُٹھا کر یوں لگتا ہے
اُس جانب کوئی گُم سُم، گُم سُم اُکھڑا اُکھڑا
دھیرے دھیرے کانپ رہا ہے
مہکی ہوئی اِک خاموشی ہے
گھپ خاموشی
لیکن اس خاموشی میں بھی گونج رہے ہیں
ٹھنڈی سانسیں، بارش، آنسو
خاموشی سے تھک کر اُس نے سانس لیا تو
چوڑی کھنکھی ۔۔۔۔۔۔۔
اف یہ کھن کھن ۔۔۔۔۔
اِک لمحے میں سارے بدن میں پھیل گئی ہے
تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے
لیکن اتنے برسوں بعد ۔۔۔۔۔

☆☆☆☆

اُس کی آنکھوں میں محبت کا ستارہ ہوگا
ایک دن آئے گا وہ شخص ہمارا ہوگا

تم جہاں میرے لیے سیپیاں چنتی ہوگی
وہ کسی اور ہی دنیا کا کنارہ ہوگا

زندگی! اَب کے مرا نام نہ شامل کرنا
گر یہ طے ہے کہ یہی کھیل دوبارہ ہوگا

جس کے ہونے سے مری سانس چلا کرتی تھی
کس طرح اس کے بغیر اپنا گزارہ ہوگا

یہ اچانک جو اُجالا سا ہوا جاتا ہے
دِل نے چپکے سے تیرا نام پکارا ہوگا

عشق کرنا ہے تو دن رات اُسے سوچنا ہے
اور کچھ ذہن میں آیا تو خسارہ ہوگا

یہ جو پانی میں چلا آیا سنہری سا غرور
اُس نے دریا میں کہیں پاؤں اُتارا ہوگا

کون روتا ہے یہاں رات کے سناٹوں میں
میرے جیسا ہی کوئی ہجر کا مارا ہوگا

مجھ کو معلوم ہے جونہی میں قدم رکھوں گا
زندگی تیرا کوئی اور کنارہ ہوگا

جو مری رُوح میں بادل سے گرجتے ہیں وصؔی
اُس نے سینے میں کوئی درد اُتارا ہوگا

کام مشکل ہے مگر جیت ہی لوں گا اس کو
میرے مولا کا وصؔی جونہی اشارہ ہوگا

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

ترے فراق کے لمحے شمار کرتے ہوئے
بکھر چلے ہیں ترا انتظار کرتے ہوئے

تو میں بھی خوش ہوں کوئی اُس سے جا کے کہہ دینا
اگر وہ خوش ہے مجھے بے قرار کرتے ہوئے

تمہیں خبر ہی نہیں ہے کہ کوئی ٹوٹ گیا
محبتوں کو بہت پائیدار کرتے ہوئے

مَیں مُسکراتا ہوا آئینے میں اُبھروں گا
وہ رو پڑے گی اچانک سنگھار کرتے ہوئے

مجھے خبر تھی کہ اب لوٹ کر نہ آؤں گا
سو تجھ کو یاد کیا دِل پہ وار کرتے ہوئے

وہ کہہ رہی تھی سمندر نہیں ہیں آنکھیں ہیں
میں اُن میں ڈوب گیا اعتبار کرتے ہوئے

بھنور جو مجھ میں پڑے ہیں وہ میں ہی جانتا ہوں
تمہارے ہجر کے دریا کو پار کرتے ہوئے

☆☆☆☆

باندھ لیں ہاتھ پہ سینے پہ سجالیں تم کو
جی میں آتا ہے کہ تعویذ بنالیں تم کو

پھر تمہیں روز سنواریں تمھیں بڑھتا دیکھیں
کیوں نہ آنگن میں چنبیلی سا لگالیں تم کو

جیسے بالوں میں کوئی پھول چُنا کرتا ہے
گھر کے گُلدان میں پھولوں سا سجالیں تم کو

کیا عجب خواہش اٹھتی ہے ہمارے دل میں
کرکے منا سا ہواؤں میں اُچھالیں تم کو

اس قدر ٹوٹ کے تم پہ ہمیں پیار آتا ہے
اپنی بانہوں میں مارہی ڈالیں تم کو

کبھی خوابوں کی طرح آنکھ کے پردے میں رہو
کبھی خواہش کی طرح دل میں بلالیں تم کو

ہے تمہارے لیے کچھ ایسی عقیدت دل میں

اپنے ہاتھوں میں دُعاؤں سا اُٹھالیں تم کو

جان دینے کی اجازت بھی نہیں دیتے ہو
ورنہ مرجائیں ابھی مرکے منالیں تم کو

جس طرح رات کے سینے میں ہے مہتاب کا نور
اپنے تاریک مکانوں میں سجالیں تم کو

اَب تو بس ایک ہی خواہش ہے کسی موڑ پر تم
ہم کو بکھرے ہوئے مِل جاؤ سنبھالیں تم کو

☆☆☆☆

Nostalgia.....

وہ کہتی تھی۔۔۔۔!

جائیں جا کر شرٹ اُتاریں

دوسری پہنیں

یہ تو میچ نہیں کرتی ہے

جائیں جا کر ٹائی لگائیں

پَر پَل ٹائی

شُوز تو مَیں نے رات ہی پالش کر ڈالے تھے

پھر یہ آپ نے کیوں پہنے ہیں

دیکھیں Sox بھی ٹھیک نہیں ہیں

پھر جب میں یہ سب کچھ کر کے چلنے لگتا

اُس کے ہونٹوں پر Kiss کرتا

اور اُسے بانہوں میں بھرتا

مصنوعی گھبراہٹ اوڑھ کے سرگوشی میں مجھ سے کہتی

ٹھہریں ٹھہری

آفس جانے سے پہلے تو

اپنے بال بنایا کیجئے

اور اب

میلی شرٹ اور ادھڑا کالج

میلے کالر بٹن کھلے ہیں

ٹائی نہیں ہے، شیو بڑھی ہے

بال اُلجھے ہیں

آنکھیں نیند سے بوجھل ہیں اور

جوتوں پر بھی گرد جمی ہے

اس حُلیے میں گھر سے نکلا تو یاد آیا

وہ کہتی تھی.....!

ایک شعر

سُلگ رہی ہیں اگر بتیاں سی مجھ میں وصؔی

تمہاری یاد نے مہکا دِیا، جلا بھی دیا

☆☆☆☆

Justice

یاد ہے تم کو.....!

گھر کے پچھلے لان میں ہم تم

سب بھر باتیں کرتے تھے

جھگڑا ہوتا تو ہم لڑ کر

چاند کو منصف کر لیتے تھے

چاند سدا کا پاجی ہے

چاہے کچھ ہو

مگر ہمیشہ

ایک ہی بات کیا کرتا تھا

تیری Side لیا کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆

جب غم مری دھڑکن مری باتوں سے عیاں تھا، تو کہاں تھا

جب چاروں طرف درد کے دریا کا سماں تھا، تو کہاں تھا

اب آیا ہے جب ڈھل گئے ہیں سبھی موسم،مرے ہمدم
جب تیرے لیے میرا ہراحساس جواں تھا، تو کہاں تھا

اب صرف خموشی ہے مقدرکا ستارہ ،مرے یارا
جب لب پہ فقط تیرا بیاں تھا،تو کہاں تھا

اب آیا ہے جب کام دکھا بھی گیا ساون،مرے ساجن
جب چار سو میرے لیے خوشیوں کا سماں تھا،تو کہاں تھا

☆☆☆☆

کہیں چراغ ہیں روشن،کہیں پہ مدھم ہیں
تمہارے آنے کے امکان ہیں ،مگر کم ہیں

میں لوٹتے ہوئے چپکے سے چھوڑ آیا تھا
تمہارے تکیے پہ میرے ہزار موسم ہیں

تمہارے پاؤں کو چھوکرزمانہ جیت لیا
تمہارے پاؤں نہیں ہیں،یہ ایک عالم ہیں

محبتیں ہوئی تقسیم تو یہ بھید کھلا
ہمارے حصے میں خوشیاں نہیں ہیں ،ماتم ہیں

کچھ اسی لیے بھی ہمیں دکھ سے ڈر نہیں لگتا
ہماری ڈھال ترے درد ہیں،ترے غم ہیں

ابھی کہو،تو ابھی تم کو دے دیں گے
ہمارے پاس جو گنتی کے ایک دودم ہیں

ابھی کُھلیں گے بھلا کیسے کائنات کے راز
تری کمر میں کئی موڑ ہیں،کئی خَم ہیں

☆☆☆☆

دِل میں بکھرے ہوئے جالوں سے پریشان نہ ہو
میرے گزرے ہوئے سالوں سے پریشان نہ ہو

میری آواز کی تلخی کوگوارہ کر لے
میرے گستاخ سوالوں سے پریشان نہ ہو

مَیں نے مانا تیری آنکھیں نہیں کھُلتی ہیں مگر
دِن نکلنے دے، اُجالوں سے پریشان نہ ہو

اپنی زُلفوں میں اُتری ہوئی چاندی کو چھپا
میرے بکھرے ہوئے بالوں سے پریشان نہ ہو

اے نئی دوست میں بھرپور ہوا ہوں تیرا
میرے ماضی کے حوالوں سے پریشان نہ ہو

www.friendskorner.com

دیکھ یوں دُور نہ ہومجھ کو لگالے دِل سے
تُو مری رُوح کے چھالوں سے پریشان نہ ہو

خود کو ویران نہ کر میرے لیے،جان مری
اِن پریشان خیالوں سے پریشان نہ ہو

☆☆☆☆

تمہاری یاد سے ہر پل سجاہوا کیمپس
مَیں کیا کروں کہ بُھلا ہی نہیں سکا کیمپس

اُداس نہر میں تم پاؤں ڈالے رکھتی تھیں
تمہارے بعد اُداسی میں ڈھل گیا کیمپس

نہ جانے کون یہاں اُس کا کھوگیا ہوگا
کسی کی آخری سانسوں میں دعا تھی،کیمپس

جو مَیں نے ہیلے کی سڑکوں پہ تم کو یاد کیا
تمہیں خبر ہے مرے ساتھ روپڑا کیمپس

کسی نے تجھ میں گزارے ہیں اتنے سال یہاں
سو میں رہوں نہ رہوں تو سدا کیمپس

www.friendskorner.com

ہر اِک ڈپارٹمنٹ سے اس کے قہقہے گونجے
مَیں اس کے بعد وصؔی جب کبھی گیا کیمپس

☆☆☆☆

Dilemma

تم مری کون ہو تم سے ہے تعلق کیسا؟
تم کسی دھند میں لپٹی ہوئی تنہائی ہو
میری شہرت ہو دعا ہو مری رسوائی ہو
بات کرتی ہو کبھی چپ میں بکھر جاتی ہو
کیوں مری روح کے گوشوں پہ ستم ڈھاتی ہو
تم مری کون ہو تم سے ہی تعلق کیسا؟
گنگناتی ہو تو محسوس یہ ہوتا ہے مجھے
جیسے دریاؤں کے ساحل سے صدا آتی ہو
پاس آتا ہوں تو خوابوں میں اتر جاتی ہو
دور جاتا ہوں تو دامن سے لپٹ جاتی ہو
تم مرے پاس ہو نا دور ہو میرے دل سے
تم مرے پاس ہو نا دور میرے دل سے
تم مری کون ہو تم سے ہے تعلق کیسا

☆☆☆☆

ایک شعر

جان سے مار دے مجھے لیکن

چھوڑ جانے کا مجھ پہ ظلم نہ کر

☆☆☆☆

آج ہمیں یہ بات سمجھ میں آئی ہے
تم موسم ہو، اور موسم ہرجائی ہے

تونے کیسے موڑ پہ چھوڑ دیا مجھ کو
دِل کی بات چھپاؤں تو رُسوائی ہے

تیرے بعد بچا ہی کیا ہے جیون میں
میں ہوں ،بھیگی شام ہے،اور تنہائی ہے

آج مری آنکھوں میں ساون اُترے گا
آج بہت دِن بعد تری یاد آئی ہے

آج کی رات بہت بھاری ہے دونوں پر
آج مجھے وہ خط لوٹانے آئی ہے

جانے میں کیا سوچ کے چپ ہوں گم سم ہوں
جانے وہ کیا سوچ کے واپس آئی ہے

یہ مہمان نوازی ہے یا اور ہے کچھ
میرے لیے وہ چائے بنا کرلائی ہے

☆☆☆☆

ہم سے کیا پوچھتے ہو ہجر میں کیا کرتے ہیں
تیرے لوٹ آنے کی دِن رات دُعا کرتے ہیں

اب کوئی ہونٹ نہیں ان کو چرانے آتے
میری آنکھوں میں اگر اشک ہوا کرتے ہیں

تیری تو جانے ،پرائے جان تمنا ہم تو
سانس کے ساتھ تجھے یاد کیا کرتے ہیں

تو ہی پہلو میں نہیں ورنہ دسمبر میں وہیں
دھوپ میں بیٹھ کے اخبار پڑھا کرتے ہیں

کبھی یادوں میں تجھے بانہوں میں بھر لیتے ہیں
کبھی خوابوں میں تجھے چوم لیا کرتے تھے

تیری تصویر لگا لیتے ہیں ہم سینے سے
پھر ترے خط سے تری بات کیا کرتے ہیں

گر تجھے چھوڑنے کی سوچ بھی آئے دل میں
ہم تو خود کو بھی وہیں چھوڑ دیا کرتے ہیں

www.friendskorner.com

☆☆☆☆

استقبال

جب سے یہ پیغام ملا ہے
جاناں! تم آنے والی ہو
موسم نے سارے گھر کی ترتیب بدل کر رکھ ڈالی ہے
چوکھٹ پہ اک چاند بھی آ کر بیٹھ گیا ہے
کئی ستارے لاؤنج مین کب سے پڑے ہوئے ہیں
کہتے ہیں کہ
اس رستے سے تم گزرو گے
ننھے منے کئی گلابوں کا کہنا ہے
جتنے دن تم پاس رہو گے
گھر کے ہر کونے میں آ کر وہ مہکیں گے
پھولوں نے مل کر سب کونے بانٹ لیے ہیں
جگنو کب سے چھت پہ، گھر کے
ہر گوشے میں چمک رہے ہیں
سورج اور بارش بھی کل سے سائبان پر ٹکے ہوئے ہیں
دھیمے دھیمے چہک رہے ہیں
شام تو کب سے کئی طرح کے موسم لے کر
اس کمرے میں رُکی ہوئی ہے جس کمرے میں تم ٹھہرو گے
تم آؤ گے تو یہ شام ہزاروں موسم
سُندر سُندر سجی ہوئی آنکھوں کو دے کر
کھو جائے گی

پھر نہ کبھی واپس آئے گی
اس سے پہلے بھی کہ یہ شام بھی
سارے موسم لے کر مجھ کو خالی کر کے کھو جائے

تم آ جاؤ ناں! آ بھی جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆

Souvenir.....

ایک آنچل سے بندھا ہے سب کچھ
ایک تصویر
اور تصویر یہ بھیگے ہوئے ہونٹ
ایک صندل کی عنابی پنسل
ایک بے ربط سا اکھڑا ہوا خط
ایک عدد کارڈ
جس کو چھونے سے تیری یاد چلی آئی ہے
اور اس کارڈ میں رکھی ہوئی اکلوتی پلک
جس سے مانوس دعاؤں کی مہک آتی ہے
کسی گمنام سے شاعر کا ادھورا مصرعہ
ایک پازیب سے بچھڑا ہوا اُجلا موتی
اِک مرجھائی ہوئی زرد چنبیلی کی کلی
جس میں اب بھی تیری زلفوں کے بھنور لپٹے ہیں
ایک بوسیدہ Question Paper
جس کے کونے پہ لکھا نام ابھی تازہ ہے
شربتی کانچ کی ٹوٹی ہوئی نازک چوڑی

ایک ٹوٹا ہوا ہلکا سا گلابی ناخن
ایک گدلا سا ٹشو پیپر بھی
جس پہ مہکے ہوئے اشکوں کے نشاں زندہ ہیں
یہی دولت ہے یہی کچھ ہے اثاثہ میرا
ایک آنچل سے بندھا ہے سب کچھ
حسرتوں، سسکیوں، آہوں میں سمیٹا آنچل
تیری خوشبو میرے اشکوں میں لپٹا آنچل
ایک آنچل سے بندھا ہے سب کچھ
ایک بھیگے ہوئے آنچل سے بندھا ہے سب کچھ

☆☆☆☆

ترے گلے میں جو بانہوں کو ڈال رکھتے ہیں
تجھے منانے کا کیسا کمال رکھتے ہیں

تجھے خبر ہے تجھے سوچنے کی خاطر ہم
بہت سے کام مقدر پہ ٹال رکھتے ہیں

کوئی بھی فیصلہ ہم سوچ کر نہیں کرتے
تمہارے نام کا سکہ اچھال رکھتے ہیں

تمہارے بعد یہ عادت سی ہوگئی اپنی
بکھرتے سوکھتے پتے سنبھال رکھتے ہیں

خوشی سی ملتی ہے خود کو ازیتیں دے کر
سو جان بوجھ کے دل کو نڈھال رکھتے ہیں

کبھی کبھی وہ مجھے ہنس کے دیکھ لیتے ہیں
کبھی کبھی مرا بے حد خیال رکھتے ہیں

تمہارے ہجر میں یہ حال ہوگیا اپنا
کسی کا خط ہو اُسے بھی سنبھال رکھتے ہیں

خوشی ملے تو ترے بعد خوش نہیں ہوتے
ہم اپنی آنکھ میں ہر دم ملال رکھتے ہیں

زمانے بھر سے بچاکر وہ اپنے آنچل میں
مرے وجود کے ٹکڑے سنبھال رکھتے ہیں

کچھ اس لیے بھی تو بے حال ہوگئے ہم لوگ
تمہاری یاد کا بے حد خیال رکھتے ہیں

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

میری آنکھوں میں آنسو پگھلتا رہا،چاند جلتا رہا
تیری یادوں کا سورج نکلتا رہا،چاند جلتا رہا

کوئی بستر پہ شبنم لپیٹے ہوئے خواب دیکھا کیا
کوئی یادوں میں کروٹ بدلتا رہا،چاند جلتا رہا

میری آنکھوں میں کیمپس کی سب ساعتیں جاگتی ہیں ابھی
نہر پرتو مرے ساتھ چلتا رہا،چاند جلتا رہا

مَیں تو یہ جانتا ہوں کہ جس شب مجھے چھوڑکرتم گئے
آسمانوں سے شعلہ نکلتا رہا،چاند جلتا رہا

رات آئی تو کیا کیا تماشے ہوئے تجھ کو معلوم ہے؟
تیری یادوں کا سورج ابُلتا رہا،چاند جلتا رہا

رات بھر میری پلکوں کی دہلیز پر خواب گرتے رہے
دِل تڑپتا رہا،ہاتھ ملتا رہا،چاند جلتا رہا

یہ دسمبر کہ جس میں کڑی دھوپ بھی میٹھی لگنے لگے
تم نہیں تو دسمبر سُلگتا رہا،چاند جلتا رہا

آج بھی وہ تقدس بھری رات مہکی ہوئی ہے وصیؔ
مَیں کسی میں،کوئی مجھ میں ڈھلتا رہا،چاند جلتا رہا

☆☆☆☆

Red Charade

اُس سے میں اکثر کہتا تھا
جاناں!اپنی گاڑی بدلو
تم پر یہ چھوٹی شیراڈ بالکل سوٹ نہیں کرتی ہے
دیکھواِس کے پہیے دیکھو
دیکھودیکھویہ ڈیش بورڈ
کتنا ہلکا،کتنا سستا
ویسے بھی تم سچ پوچھوتو یہ جوانگلی میں ڈائمنڈ ہے
یہ بھی اِس سے مہنگا ہوگا
اِس میں ایسی دو،دو کاریں آسکتی ہیں
اُس سے میں اکثر کہتا تھا
یار!تم اپنی گاڑی بدلو
جاڑے آنے والے ہیں اور ہیٹر کام نہیں کرتا ہے
یہ A/C بھی ٹھیک نہیں ہے تم کولُو بھی لگ سکتی ہے
اور یہ دیکھو
اتنی اچھی کومپوزیشن اور بوسیدہ ساؤنڈ سسٹم
میری عقل سے سب باہر ہے
مَیں تو پبلک ٹرانسپورٹ پر آجاتا ہوں
بچپن سے اس کا عادی ہوں
لیکن تم یہ کیسے،کیونکر،اتنی چھوٹی گاڑی تو بہ
میری عقل سے سب باہر ہے

اس سے میں اکثر کہتا تھا

یار! تم اپنی گاڑی بدلو

اِک دن وہ زچ ہو کر بولی

''جانے کیا ہے کچھ عرصے سے

جب سے تم جیون میں آئے

چھوڑی گاڑی، چھوٹی چیزیں

دو کمروں کے چھوٹے گھر اور چھوٹا آنگن

چھوٹی موٹی ہنستی دنیا، چھوٹی گلیاں

چھوٹی بستی

ننھے منے مہکے خواب

اور کچھ چھوٹی چھوٹی خوشیاں

مجھ کو اب اچھی لگتی ہیں

جانے کیا ہے لیکن سب کچھ چھوٹی چھوٹی خواہش بن کر

مجھ میں رقص کیا کرتا ہے''

میں نادان تھا یہ سمجھا وہ میری غربت میں آسانی سے رہ لے گی

پھر کچھ اُڑتے لمحے آئے

کالج کے دو سال یوں گزرے جیسے سانس گزر جاتی ہے

دو سالوں میں موسم بدلے فیشن اور سے اور ہوا اور

سوچوں میں تبدیلی آئی

ہم چھوٹے سے بڑے ہوئے اور

جینے کو پہلے سے بڑھ کر مشکل پایا

اس کی ہر چھوٹی خواہش کا قد نکلا اور

اُس کی ننھی سوچوں نے بھی کروٹ بدلی

اِک دن اس نے اپنے گھر کی ساری چھوٹی چھوٹی چیزیں

اپنے مالی کے چھوٹے بچے کو دے دیں

www.friendskorner.com

چھوٹی گلیاں، چھوٹے آنگن، چھوٹی بستی
یہ سب تو ویسے بھی اس کو اِک گھر میں ہی مل سکتا تھا
اس نے چھوٹی گاڑی بدلی
ترک کیے وہ سارے دوست
سب رِشتے اور سارے ساتھی
جو چھوٹے تھے
اور شاید اُن سب چھوٹوں میں
میں سب سے چھوٹا تھا
اس سے میں خود ہی کہتا تھا
یار! تم اپنی گاڑی بدلو.....

☆☆☆☆

جو اس کے سامنے میرا یہ حال آجائے
تو دُکھ سے اور بھی اُس پر جمال آجائے

مرا خیال بھی گھنگرو پہن کے ناچے گا
اگر خیال کو تیرا خیال آجائے

ہر شام نئے خواب اس پہ کاڑھیں گے
ہمارے ہاتھ اگر تیری شال آجائے

اِنہی دنوں وہ مرے ساتھ چائے پیتا تھا
کہیں سے کاش مرا پچھلا سال آجائے

مَیں اپنے غم کے خزانے کہاں چھپاؤں گا
اگر کہیں سے کوئی اندِمال آجائے

ہر ایک بار نئے ڈھنگ سے سجائیں تجھے
ہمارے ہاتھ جو پھولوں کی ڈال آجائے

یہ ڈوبتا ہوا سورج ٹھہر نہ جائے وصّی
اگر وہ سامنے وقتِ زوال آجائے

☆☆☆☆

مجرم

تمہیں معلوم ہے جاناں!
کہ تم بھی ایک قاتل ہو
مِرے اندر کا اِک ہنستا ہوا انسان
تم نے مار ڈالا ہے

☆☆☆☆

المیہ

تمہاری زُلفیں
تمہاری پلکیں
تمہاری آنکھیں
تمہارا چہرہ
تمہارے شانے
صُراحی دار گردن
کلائیوں میں کھنکتے کنگن
حِنائی ہاتھوں کی اُنگلیوں کی حسیں پوریں
کی جن میں صندل مہک رہی ہے
یہ نرم سانسوں کی گنگناہٹ
قدم اٹھاؤ تو دھڑکنیں
ساتھ چھوڑتی ہیں
بدن کا ہر زاویہ قیامت
نہیں تمہاری مثال جاناں
کمال ہو تم کمال جاناں
تمہارا سب کچھ حسیں ہے لاجواب ہے پر
مِرا نہیں ہے
تمھارا کچھ بھی مِرا نہیں ہے۔۔۔۔۔!

☆☆☆☆

گرہ

www.friendskorner.com

لوٹنے والا لوٹ آیا ہے
سارے شکوے بھول چکے ہیں
ہم دونوں پھر پہلے والے میت ہوئے ہیں
لیکن اب وہ میرے دکھ پہ افسردہ ہو
یا میری خوشیوں پر خوش ہو
تو لگتا ہے
میں اس کا سوتیلا دُکھ ہوں
میں اس کا سوتیلا پیار۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆

ایک شعر

اِس لیے کوئی زیادہ نہیں رُکتا ہے یہاں
لوگ کہتے ہیں مرے دل پہ ترا سایہ ہے

☆☆☆☆

آنکھوں سے مری اِس لیے لالی نہیں جاتی
یادوں سے کوئی رات جو خالی نہیں جاتی

FRIENDSKORNER.COM

اب عمر نہ موسم نہ رستے کہ وہ پلٹے
اِس دِل کی مگر خام خیالی نہیں جاتی

مانگے تُو اگر جان بھی ہنس کے تجھے دے دیں
تیری تو کوئی بات بھی ٹالی نہیں جاتی

آئے کوئی آکر یہ ترے درد سنبھالے
ہم سے تو یہ جاگیر سنبھالی نہیں جاتی

معلوم ہمیں بھی ہیں بہت سے ترے قصے
پر بات تری ہم سے اچھالی نہیں جاتی

ہمراہ ترے پھول کھلاتی تھی جو دل میں
اَب شام وہی درد سے خالی نہیں جاتی

ہم جان سے جائیں گے تبھی بات بنے گی
تم سے کوئی راہ نکالی نہیں جاتی

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

تمہارے ہاتھوں کے لئے ایک دُعا
میرے مولا یہ حسیں ہاتھ سلامت رکھنا

ایسا لگتا ہے جو ہاتھ دُعا کو اٹھیں
خود فرشتے چلے آتے ہوں زمیں کی جانب
سونپ کی مرمریں ہاتھوں کی ہتھیلی کو حناء
جو بھی مانگا ہو وہ چپ چاپ دیے جاتے ہوں
میرے مولا حسیں ہاتھ سلامت رکھنا
ان کی خوشبو سے معطر ہے مرا سارا وجود
انہی ہاتھوں میں مرے خواب چھپے ہیں مولا
انگلیاں مجھ کو محبت میں بھگو دیتی ہیں
انہی پوروں نے مرے درد چُنے مولا
ان کی رگ رگ میں محبت ہی محبت رکھنا
میرے مولا یہ حسیں ہاتھ سلامت رکھنا
انہی ہاتھوں کی لکیروں میں مقدر ہے مرا
یہ جو کونے میں ستارہ ہے سکندر ہے مرا
خواب سے نرم خیالوں کی طرح نازک ہیں
ان کے ہر لمس میں میرے لئے چاہت رکھنا
میرے مولا یہ حسیں ہاتھ سلامت رکھنا
میرے مولا یہ حسیں ہاتھ سلامت رکھنا

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

لوری

ماں! مجھے نیند نہیں آتی ہے

ایک مدت سے مجھے نیند نہیں آتی ہے

ماں! مجھے لوری سناؤ نا

سُلا دو نا مجھے

ماں! مجھے نیند نہیں آتی ہے

رت جگے اب تو مقدر ہیں مری پلکوں کا

نیند آئے تو لئے آتی ہے بغداد کی یاد

آنکھ لگتے ہی کوبیوہ اٹھا دیتی ہے

پیٹ کتنا ہی بھروں بھوک نہیں مٹتی ہے

جلتے بصرہ کی مجھے پیاس جگا دیتی ہے

کوئی قندھار کی وادی سے بلاتا ہے مجھے

ذکر قندوز کا آئے تو مجھے لگتا ہے

کاٹ کے سر کوئی ہنستا ہے، جلاتا ہے مجھے

بم کی آوازیں مجھے کچھ نہیں کہتی ہیں مگر

زخم ان بچوں کو سونے نہیں دیتے ہیں مجھے

ماں مری آنکھیں تو پتھر کی ہوئی جاتی ہیں

نوجوان لاشے یہ رونے نہیں دیتے ہیں مجھے

میرے سینے پہ رکھو ہاتھ

رُلا دو نا مجھے۔۔۔!

ماں! مجھے لوری سناؤ نا

سُلا دو نا مجھے۔۔۔!

ماں! مجھے نیند نہیں آتی ہے

ایک مدت سے مجھے نیند نہیں آتی ہے۔۔!

☆☆☆☆

گلی میں درد کے پُرزے تلاش کرتی تھی
مرے خطوط کے ٹکڑے تلاش کرتی تھی

کہاں گئی وہ کنواری ،اُداس بی آپا
جو گاؤں گاؤں رشتے تلاش کرتی تھی

بُھلائے کون اذیت پسندیاں اس کی
خوشی کے ڈھیر میں صدمے تلاش کرتی تھی

عجب ہجر پرستی تھی اس کی فطرت میں
شجر کے ٹوٹتے پتے تلاش کرتی تھی

قیام کرتی تھی وہ مجھ میں صوفیوں کی طرح
اُداس رُوح کے گوشے تلاش کرتی تھی

تمام رات وہ پردے ہٹاکے چاند کے ساتھ
جو کھوگئے تھے وہ لمحے تلاش کرتی تھی

کچھ اس لئے بھی مرے گھر سے اس کو تھی وحشت
یہاں بھی اپنے ہی پیارے تلاش کرتی تھی

www.friendskorner.com

گھما پھرا کے جُدائی کی بات کرتی تھی
ہمیشہ ہجر کے حربے تلاش کرتی تھی

تمام رات وہ زخما کے اپنی پوروں کو
مرے وجود کے ریزے تلاش کرتی تھی

دُعائیں کرتی تھی اُجڑے ہوئے مزاروں پر
بڑے عجیب سہارے تلاش کرتی تھی

مجھے تو آج بتایا ہے بادلوں نے وصّی
وہ لوٹ آنے کے رستے تلاش کرتی تھی

☆☆☆☆

ایک شعر

میرے مولا تری جنت سے جدا لگتی ہے
میری دھرتی مجھے معصوم دُعا لگتی ہے

☆☆☆☆

Sorry.....

اب مگر کچھ بھی نہیں کچھ بھی نہیں ہوسکتا
اپنے جذبوں سے یہ رنگین شرارت نہ کرو
کتنی معصوم ہو نازک ہو حماقت نہ کرو
بارہا تم سے کہا تھا کہ محبت نہ کرو

☆☆☆☆

اُلجھن

تیرا میرا رشتہ کچھ ایسا اُلجھا ہے
اس کو سلجھاتے سلجھاتے
اپنے دل کی پوریں زخمی کر بیٹھا ہوں
رشتہ شائد سلجھ نہ پائے
لیکن اس کو سلجھانے کی دُھن میں جاناں
سارے خواب بُھلا بیٹھا ہوں
اپنا آپ گنوا بیٹھا ہوں

☆☆☆☆

ہم نے جو دیپ جلائے ہیں،تری گلیوں میں
اپنے کچھ خواب سجائے ہیں،تری گلیوں میں

جانے یہ عشق ہے یا کوئی کرامت اپنی
چاند لے کر چلے آئے ہیں،تری گلیوں میں

تذکرہ ہو تیری گلیوں کا تو ڈر جاتا ہے
دِل نے وہ زخم اُٹھائے ہیں ،تری گلیوں میں

اِس لئے بھی تری گلیوں سے ہمیں نفرت ہے
ہم نے ارمان گنوائے ہیں ،تری گلیوں میں

کیوں ہر اِک چیز ادھوری سی ہمیں لگتی ہے
جانے کیا چھوڑ کے آئیں ہیں ،تری گلیوں میں

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

بہلاوا

رِشتہ توڑ کے جانے والے
مجھ کو چھوڑ کے جانے والے
اَب کی عید پہ
مجھ کو جتنے کارڈ ملے ہیں
اُن کارڈوں میں

سب سے پیارا

سب سے اچھا

پہلا کارڈ تمہارا ہے

مجھ کو چھوڑ کے جانے والے

ذرا کہو تو

یہ کس اور اشارہ ہے۔۔۔۔؟

☆☆☆☆

دو شعر

کوئی ملال کوئی آرزو نہیں کرتا
تمہارے بعد یہ دل گفتگو نہیں کرتا

کوئی نہ کوئی مری چیز ٹوٹ جاتی ہے
تمہاری یاد سے جب بھی وضو نہیں کرتا

☆☆☆☆

پھر کیمپس کی فضا ہو،شام ہو
ہاتھ ہاتھوں میں اترا ہو،شام ہو

خوف آتا ہے مجھے اُس وقت سے
راستہ نہ مل رہا ہو،شام ہو

کس قدر بے کیف گزرے گی وہ شام
تو مجھے بُھولا ہوا ہو،شام ہو

کیوں نہ شدت سے مجھے یاد آئے گاؤں
شہر کا بنجر پناہو،شام ہو

ہورہی ہو تیری تصویروں سے بات
تیرا خط کھولا ہوا ہو،شام ہو

سردیاں، بارش، ہوا، چائے کا کپ
وہ مجھے یاد آرہا ہو،شام ہو

درد و غم کی دُھند میں لپٹا ہوا
قافلہ ساحل پڑا ہو،شام ہو

یاالٰہی ایسے لمحے سے بچا
وہ کبھی مجھ سے خفا ہو،شام ہو

ایک یہی خواہش نہ پوری ہوسکی
تو کلیجے سے لگا ہو،شام ہو

☆☆☆☆

Breaking Point

مرے آنگن میں آؤ.....!

ٹوٹتے پتے تو دیکھو

مری سب کھڑکیوں پر ہجر کا کہرہ جما ہے

مرے سب دروازوں کے بازو

تمھارے لوٹنے کی چاہ میں شل ہو گئے ہیں

مرے گھر کے چراغوں کی پر اِک لو

دور ڈبی ہوئی ہے

وہ دیکھو تھرتھراہٹ بین کرنے لگ گئی ہے

مرے تکیے پہ ٹھہری دُھول دیکھو

مرے بستر کی چادر بے شکن گم صم پڑی ہے

وہ آتشدان دیکھو کس طرح سُونا رکھا ہے

وہ دیکھو رات کا کھانا پڑا ہے

یہ دیکھو چائے ٹھنڈی پڑی ہو سکتی ہے

تمھارے خط، کتابیں، کارڈ، تحفے

مجھے ملنے کی خواہش میں مرے چاروں طرف بکھرے ہوئے ہیں

وہ اِک تصور مرے سامنے گم صم پڑی ہے

وہ اِک کونے میں حسرت تھک گئی ہے سو گئی ہے

یہ بڑھتی شیو یہ گدلے سلیپر

مِرے بالوں میں فرقت جم گئی ہے

مِرے ہونٹوں سے چپ لپٹی ہوئی ہے

تمھارے لمس کی حدت نہیں تو

مری پوروں میں سردی تھم گئی ہے

تمھارا ہجر حد سے بڑھ چکا ہے

مجھے تنہائی چبھنے لگ گئی ہے

میں تھک کر ٹوٹنے والا ہوا ہوں
میں خود سے رابطے نا توڑ بیٹھوں
کہیں میں حوصلہ نا چھوڑ بیٹھوں
کہیں میں حوصلہ نا.....

☆☆☆☆

Jest A Minute.....

ذرا سا تو ٹھہر اے دل.....!
ابھی کچھ کا باقی ہیں
ابھی آنگن میں مجھ کو موتیے کے کچھ نئے پودے لگانے ہیں
ابھی اُن شوخ ہونٹوں کے کئی انداز ہیں جن کو
مرے ہونٹوں پہ کُھلنا ہے
ابھی اس جسم نے مجھ سے
بہت سی بات کرنی ہے
ابھی اس دل کے جانے کتنے ہی غم ایسے ہیں جن کو
مجھے اپنے بدن رُوح میں بھرنا ہے
اس کے ساتھ جانے کتنے رستے ہیں
اکٹھے جن پہ چلنا ہے
ابھی کچھ ایسے وعدے ہیں
کہ جن کو پورا کرنا کا کئی برسوں سے لمحہ ہی میسر آنہیں پایا
ابھی وہ وقت آنا ہے
ابھی وعدے نبھانے ہیں
ابھی کچھ شعر ایسے ہیں کہ جو میں کہہ نہیں پایا
اُنہیں تحریر کرنا ہے
ابھی کچھ گیت ایسے ہیں کہ جن کی دھُن بنانی ہے

ادھوری سی کسی تصور کی تکمیل کرنا ہے

کئی کاغذ ہیں وہ جن پر مرے سائن ضروری ہیں

ابھی کچھ باتیں ایسی ہیں کہ جو برسوں سے

میرے ذہن میں تھیں

سوچ رکھا تھا، اسے اِک دن بتاؤں گا

بتانی ہیں

ابھی کچھ قصّے ایسے ہیں کہ جو اس کو سنانے ہیں

کئی کوتاہیاں ایسی بھی ہیں جن پر ندامت ہے

اسُے سب کچھ بتا کر

ابھی کچھ دیر پہلے بس ذرا سی دیر پہلے ہی

ذرا سی بات پر وہ مجھ سے رُوٹھا تھا

ذرا اس تو ٹھہر اے دل

ابھی اس کو منانا ہے۔۔۔۔۔

☆☆☆☆

حیرت

ساری رات کی جاگی آنکھیں

کالج میں کیا پڑھتی ہوں گی؟

☆☆☆☆

اَب جو لوٹنے ہو اتنے سالوں میں
دُھوپ اُتری ہوئی ہے بالوں میں

تم مری آنکھ کے سمندر میں
تم مری رُوح کے اُجالوں میں

پھول ہی پھول کِھل اُٹھے مجھ میں
کون آیا مرے خیالوں میں

میں نے جی بھر کے تجھ کو دیکھ لیا
تجھ کو اُلجھا کے کچھ سوالوں میں

میری خوشیوں کے کائنات بھی تو
تو ہی دُکھ درد کے حوالوں میں

جب ترا دوستوں میں ذکر آئے
ٹیس اُٹھتی ہے دِل کے چھالوں میں

تم سے آباد ہے یہ تنہائی
تم ہی روشن ہو گھر کے جالوں میں

www.friendskorner.com

سانولی شام کی طرح ہے وہ
وہ نہ گوروں میں ہے ، نہ کالوں میں

کیا اُسے یاد آرہا ہوں وصؔی
رنگ اُبھرے ہیں اُس کے گالوں میں

☆☆☆☆

22 جون

میرے مولا!
آج ذرا اس تپتے دن کو
ٹھنڈا کر دے
چھوٹا کر دے
اسے گھٹا دے
بادل کے ٹکڑے سے کہہ کر
بارش کر دے بوندیں آئیں
پون چلے
اور سورج گزرے جلدی سے
مغرب آجائے
میرے مالک!
آج بھی اس نے
میری خاطر
مجھ کو پانے کی چاہت میں

تیرا روزہ رکھا ہے.....

☆☆☆☆

دو شعر

یہ ضبط چھوٹ گیا تو تمھاری یاد آئی
میں تھک کے ٹوٹ گیا تو تمھاری یاد آئی
تمھارے بعد نہ تھا کوئی مرا ، دل کے سوا
یہ دل بھی روٹھ گیا تو تمھاری یاد آئی

☆☆☆☆

سانجھ

پہلی بار جب اُس نے میری ماں کو امی جان کہا تو
مجھ کو یوں محسوس ہوا تھا
اپنا سب کچھ چھوڑ کر جیسے
اِک لمحے میں
میرا سب کچھ اس نے اپنا مان لیا ہے

☆☆☆☆

اثاثہ

تمھیں تو شاید خبر نہیں ہے
مِرے بدن میں تمھارے چھونے سے
سنسناہٹ سی جاگتی تھی
وہ جم گئی ہے
تمھاری آواز میری رگ رگ میں
تھم گئی ہے
تمھیں تو شاید خبر نہیں ہے
مگر تمھاری حسین پوروں
کی دسترس میں جو ہونٹ تھے
اُن گلابی ہونٹوں کی سلوٹیں
خشک ہوگئی ہیں
تمھیں تو شاید خبر نہیں ہے
کہ چاندراتوں میں
لائبریری کی سیڑھیوں کے اُداس گوشے میں
تم نے مجھ کو بہت مقدس قرار دے کر
کہا تھا
''تم میری زندگی ہو''
تمھیں تو شاید خبر نہیں ہے

وہ لفظ اب بھی وہیں کہیں ہیں
تمھیں تو شاید خبر نہیں ہے
کہ آخری روز جاتے جاتے
مری اجازت سے میرے ماتھے پہ
ایک بوسہ سجا گئے تھے
مری محبت کا پہلا اور آخری اثاثہ
اُداس کیمپس کی نہر پر بے پنہہ تقدس
لیے وہ بوسہ وہیں پڑا ہے
تم اپنے گھر کو چلے گئے ہو
مَیں اور کی دسترس میں ہوں اب
مرے تمھارے خیال، سوچیں، مزاج تک تو بدل گئے ہیں
مگر کبھی تم اُدھر سے گزرو
تو آج بھی تم کو دھیرے دھیرے
وہ بوسہ روتا سنائی دے گا
مری محبت کا پہلا اور آخری اثاثہ
مگر تمھیں تو خبر نہیں ہے
مگر تمھیں تو خبر نہیں ہے

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

C-L-I

اَب مرا فون کیوں اُٹھاؤ گے تم؟
اَب مرا تم کو احترام نہیں
اَب تمھیں مجھ سے کوئی کام نہیں

☆☆☆☆

مان لے اَب بھی مری جان ادا،درد نہ چُن
کا م آتی نہیں پھر کوئی دُعا ، درد نہ چُن

اور کچھ دیر میں مجھ کو چلے جانا ہوگا
اور کچھ دیر مجھے خواب دکھا ، درد نہ چُن

ایک بھی درد نہ کم ہوگا کئی صدیوں میں
اَب بھی کہتا ہوں تجھے ّوقت بچا ، درد چُن

وہ جو لکھا ہے کسی طور نہیں ٹل سکتا
آمرے دل میں کوئی دیپ جلا ، درد نہ چُن

مَیں ترے لمس سے محروم نہ رہ جاؤ ں کہیں
آخری با ر مجھے خود سے لگا ، درد نہ چُن

اَب تو یہ ریشمی پوریں بھی چھدی جاتی ہیں
خود کو اب بخش بھی دے ،ظلم نہ ڈھا ، درد نہ چُن

یہ نہیں ہوں گے تو خالی نہیں ہوجاؤں گا میں
میرے زخموں سے کوئی گیت بنا ، درد نہ چُن

کچھ نہ دے گا یہ مسائل سے اُلجھتے رہنا
چھوڑ سب کچھ مری بانہوں میں سما ، درد نہ چُن

☆☆☆☆

سرگوشی

اس نے میرے سینے پر سر رکھ کر پوچھا
جاناں! اپنے جیون کا وہ لمحہ تو بتلاؤ مجھ کو
جس کے بدلے مل سکتے ہیں ستارے
دریاؤں کے سارے موتی
ساون کی پہلی بارش کے سارے قطرے
اُجلے چاند کی ساری کرنیں
دھرتی کے سینے سے لپٹے سبھی خزانے
سارے موسم سبھی دُعائیں
پھولوں کی رنگین قبائیں پتی پتی پڑنے والی بھینی شبنم
اسمِ اعظم
اُس نے میرے سینے پر سر رکھ کر پوچھا
جاناں! اپنے جیون کا وہ لمحہ تو بتلاؤ مجھ کو
جس کے بدلے سب کچھ اپنا، سب کچھ، سب کچھ

اپنا سب کچھ دے سکتے ہو
میں نے اس کا ماتھا چوما اور بولا جب
پہلی بار مرے سینے پر تم نے اپنا سر رکھا تھا

☆☆☆☆

Intoxication.....

گنگناتے ہوئے جذبات کی آہٹ پاکر
رُوح میں جاگنے والی ہے کوئی سرگوشی

آ کسی خوف میں اُتریں کسی غم کو اوڑھیں
کسی اُجڑے ہوئے لمحے میں سجائیں خود کو

تھام کر ریشمی ہاتھوں میں ہوا کی چادر
رُوح میں گھول لیں تاروں کا حسیں تاج محل

جی میں آتا ہے لپٹ جائیں کسی چاند کے ساتھ
بے یقینی کے سمندر کا کنارہ لے کر

ہم نکل جائیں کسی خدشے کی انگلی تھامے
تیری یادوں کے تلے درد کے سائے

گنگناتے ہوئے جذبات کی آہٹ پاکر
رُوح میں جاگنے والی ہے کوئی سرگوشی

☆☆☆☆

دوشعر

عجیب سانحہ گزرا ہے مجھ پہ آج کی شام
میں آج شام تمہارے ہجر میں اُداس نہ تھا

اب ایک سال تو یہ ایک غم ہی کافی ہے
تمھاری سالگرہ پر تمھارے پاس نہ تھا

☆☆☆☆

بچھڑے تو احساس ہوا۔۔۔۔۔

اب جو بچھڑے ہیں تو احساس ہوا ہے ہم کو
درد کیا ہوتا ہے تنہائی کسے کہتے ہیں
چار سو گونجتی رسوائی کسے کہتے ہیں
اب جو بچھڑے ہیں تو احساس ہوا ہے ہم کو
کوئی لمحہ ہو تری یاد میں کھو جاتے ہیں
اب تو خود کو میسر نہیں آپاتے ہیں
رات ہو دن ہو ترے پیار میں ہم بہتے ہیں
درد کیا ہوتا تنہائی کسے کہتے ہیں
اب جو بچھڑے ہیں تو احساس ہوا ہے ہم کو
جو بھی غم آئے اُسے دل پہ سہا کرتے تھے
ایک وہ وقت تھا ہم مل کے رہا کرتے تھے
اب اکیلے ہی زمانے کے ستم سہتے ہیں

درد کیا ہوتا ہے تنہائی کسے کہتے ہیں

اب جو بچھڑے ہیں تو احساس ہوا ہے ہم کو

ہم نے خود اپنے ہی رستے میں بچھائے کانٹے

گھر میں پھولوں کی جگہ لا کے سجائے کانٹے

زخم اس دِل میں بسائے ہوئے خود رہتے ہیں

درد کیا ہوتا ہے تنہائی کسے کہتے ہیں

اب جو بچھڑے ہیں تو احساس ہوا ہے ہم کو

یوں تو دنیا کی ہر اک چیز حسیں ہوتی ہے

پیارے بڑھ کے مگر کچھ بھی نہیں ہوتی ہے

راستہ روک کے ہر اک سے یہی کہتے ہیں

اب جو بچھڑے ہیں تو احساس ہوا ہے ہم کو

درد کیا ہوتا ہے تنہائی کسے کہتے ہیں

چارسو گونجتی رسوائی کسے کہتے ہیں

اب جو بچھڑے ہیں تو.....

☆☆☆☆

اپنا تو چاہتوں میں یہی اِک اُصول ہے

تیرا بھلا برا ہمیں سب کچھ قبول ہے

یہ عمر بھر کا جاگنا بیکار ہی نہ جائے

تو ناں ملا تو ساری ریاضت فضول ہے

خود ہی کہا تھا تُو نے مری جان چھوڑ دے
اب چھوڑ دی تو کیوں ترا چہرہ ملول ہے

اے ماں یہ میری شہرتیں میری یہ عزتیں
کچھ بھی نہیں ہے بس تیرے قدموں کی دُھول ہے

آئی جو تیری یاد تو آنکھیں برس پڑیں
اس وقت ترے درد کا دِل پر نزول ہے

اِک دوسرے کے واسطے دونوں بنے وصؔی
گلدان میرا دل ہے تری یاد پھول ہے

☆☆☆☆

دِل کی چوکھٹ پہ جو اِک دِیپ جلا رکھا ہے
تیرے لوٹ آنے کا امکان سجا رکھا ہے

سانس تک بھی نہیں لیتے ہیں تجھے سوچتے وقت
ہم نے اس کا نام بھی کل پہ اُٹھا رکھا ہے

روٹھ جاتے ہو تو کچھ اور حسیں لگتے ہو
ہم نے یہ سوچ کے ہی تم کو خفا رکھا ہے

تم جسے روتا ہوا چھوڑ گئے تھے اِک دن
ہم نے اس شام کو سینے سے لگا رکھا ہے

چین لینے نہیں دیتا یہ کسی طور مجھے
تیری یادوں نے جو توفان اُٹھا رکھا ہے

جانے والے نے کہا تھا کہ وہ لوٹے گا ضرور
اِک اسی آس پہ دروازہ کُھلا رکھا ہے

تیرے جانے سے جو اِک دُھول اُٹھی تھی غم کی
ہم نے اس دُھول کو آنکھیوں میں بسا رکھا ہے

مجھ کو کل شام سے وہ یاد بہت آنے لگا
دِل نے مدت سے جو اِک شخص بھُلا رکھا ہے

آخری بار جو آیا تھا میرے نام وصّی
مَیں نے اس خط کو کلیجے سے لگا رکھا ہے

☆☆☆☆

کس قدر ظلم ڈھایا کرتے ہو
یہ جو تم بھول جایا کرتے ہو

کِس کا اَب ہاتھ رکھ کے سینے پر
دِل کی دھڑکن سنایا کرتے ہو

ہم جہاں چائے پینے جاتے تھے
کیا وہاں اَب بھی آیا کرتے ہو

کون ہے اَب جس کے چہرے پر
اپنی پلکوں کا سایہ کرتے ہو

کیوں مرے دل میں رکھ نہیں دیتے
کس لیے غم اُٹھایا کرتے ہو

فون پر گیت جو سناتے تھے
اَب وہ کس کو سنایا کرتے ہو

آخری خط میں اس نے لکھا تھا
تم مجھے یاد آیا کرتے ہو

☆☆☆☆

Request

ابھی کچھ بھی نہیں بدلا
درختوں پر وہی موسم ابھی تک مسکراتے ہیں
ابھی تک سرمئی شامیں ہمارے ساتھ روتی ہے
ابھی تک میرے ہونٹوں پر تمھارے احمریں کے ہونٹوں کی

خوشبو

رقص کرتی ہے

ابھی تک میری آنکھوں میں تمھارے خواب ہنستے ہیں

ابھی تک میرے ہاتھوں پر تمھاری اُنگلیوں کی نرم پوروں سے

لکھے

سب حرف زندہ ہیں

ابھی تک میرے سینے میں تمھاری سانس چلتی ہے

ابھی تو راستوں پر دودھیا پیروں سے پڑنے والے

سارے نقش قائم ہیں

ابھی الماریوں میں سارے تحفے گنگناتے ہیں

تمھارے خط ابھی بھی رات کی تنہائی میں مجھ سے

تمھاری بات کرتے ہیں

بہت سے سال گزرے ہیں.....بہت سا وقت بیتا ہے

میری چاہت نہیں بیتی.....میری ہمت نہیں گزری

ابھی کچھ بھی نہیں بدلا.....ابھی کچھ بھی نہیں بدلا

اگر چاہو.....اگر سمجھو.....مری مانو.....

تو لوٹ آؤ.....

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

U.S.A

کب تلک تُجھ پہ انحصار کریں

کیوں نہ اب دوسروں سے پیار کروں

تو کبھی وقت پر نہیں پہنچا
کس طرح تیرا اِعتبار کریں

☆☆☆☆

ایک شعر

بین کرتی ہوئی آنکھیں یہ پریشاں زُلفیں
اور کیا چاہتے ہو اُس سے محبت کرکے

☆☆☆☆

بس تمھارے لیے.....

چاندنی گنگنانے لگی کِس لیے
تارے آنگن میں آنے لگے کس لیے
کس لیے رنگ مہندی کا کھلنے لگا
پھول ہم کو ستانے لگے کس لیے
بس تمھارے لیے
بس تمھارے لیے

☆☆☆☆

زخم مُسکراتے ہیں ، اب بھی تیری آہٹ پر
درد بھول جاتے ہیں، اَب بھی تیری آہٹ پر

شبنمی ستاروں میں پھول کھلنے لگتے ہیں
چاند مسکراتے ہیں، اَب بھی تیری آہٹ پر

عمر کاٹ دِی لیکن بچپنا نہیں جاتا
ہم دیے جلاتے ہیں، اَب بھی تیری آہٹ پر

کنھٹیاں سی بجتی ہیں رقص ہونے لگتا ہے
درد جگمگاتے ہیں، اَب بھی تیری آہٹ پر

تیری یاد آئے تو نیند جاتی رہتی ہے
خواب ٹوٹ جاتے ہیں، اَب بھی تیری آہٹ پر

جو ستم کرے آ کر سب قبول ہے دِل کو
ہم خوشی مناتے ہیں، اِب بھی تیری آہٹ پر

اب بھی تیری آہٹ پر چاند مسکراتا ہے
خواب گنگناتے ہیں، اِب بھی تیری آہٹ پر

تیرے ہجر میں ہم ہم پر اِک عذاب طاری ہے
چونک چونک جاتے ہیں، اَب بھی تیری آہٹ پر

دستکیں سجانے کے منتظر نہیں رہتے
راستے سجاتے ہیں، اَب بھی تیری آہٹ پر

اَب بھی تیری آہٹ پر آس لوٹ آتی ہے
ہم دیے جلاتے ہیں، اَب بھی تیری آہٹ پر

☆☆☆☆

غم کی اس سِل کو کبھی بھی نہ سمجھ پائے گی
تو مرے دِل کو کبھی بھی نہ سمجھ پائے گی
مجھ کو تسلیم تری ساری ذہانت لیکن
مجھ سے جاہل کو کبھی بھی نہ سمجھ پائے گی

پوچھ لے مجھ سے حقیقت تُو دگرنہ اپنے
آنکھ کے تِل کو کبھی بھی نہ سمجھ پائے گی

بِن محبت کے تِو ہنستی ہوئی ان آنکھوں کی
بھیگی جھلمِل کو کبھی بھی نہ سمجھ پائے گی

زندگی خود بھی تجھے مرنا پڑے گا ورنہ
میرے قاتل کو کبھی بھی نہ سمجھ پائے گی
☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

خواب

اب بھی اس کے خط آتے ہیں
بھیگے بھیگے اور بھینے جادو میں لپٹے
موسم، خوشبو، گھر والوں کی باتیں کرکے، اپنے دل کا حال
سجھاؤ سے لکھتی ہے
اب بھی اُس کے سب لفظوں سے کچے جذبے پھوٹ آتے

ہیں

اب بھی اُس کے خط میں موسم گیت سنانے لگ جاتے ہیں
اب بھی دُھوپ نکل آتی ہے بادل چھانے لگ جاتے ہیں
اب بھی اُس کے جسم کی خوشبو ہاتھوں سے ہوکر لفظوں تک
اور پھر مجھ تک آجاتی ہے
اب بھی اس کے خط میں اکثر چاند اُبھرنے لگ جاتا ہے
شام اُترے تو ان لفظوں میں سورج ڈوبنے لگ جاتا ہے
اب بھی اُس کے خط پڑھ کر کچھ مجھ میں ٹوٹنے لگ جاتا ہے
اب بھی خط کے اِک کونے میں وہ اِک دِیپ جلا دیتی ہے
اب بھی میرے نام پہ اپنے اُجلے ہونٹ بنا دیتی ہے
اب بھی اُس کے خط آتے ہیں
بھیگے بھیگے اور بھینے جادو میں لپٹے
اب بھی اُس کے خط آتے ہیں.....

☆☆☆☆

اُداس راتوں میں تیز کافی کی تلخیوں میں
وہ کچھ زیادہ ہی یاد آتا ہے سردیوں میں

مجھے اجازت نہیں ہے اس کو پکارنے کی
جو گونجتا ہے لہو میں سینے کی دھڑکنوں میں

وہ بچپنا جو اُداس راہوں میں کھو گیا تھا
مَیں ڈھونڈتا ہوں اُسے تمھاری شرارتوں میں

اُسے دلاسے تو دے رہا ہوں مگر یہ سچ ہے
کہیں کوئی خوف بڑھ رہا ہے تسلیوں میں

تم اپنی پوروں سے جانے کیا لکھ گئے تھے جاناں
چراغ روشن ہیں اَب بھی میری ہتھیلیوں میں

جو تُو نہیں ہے تو یہ مکمل نہ ہوسکیں گی
تری یہی اہمیت ہے میری کہانیوں میں

مجھے یقین ہے وہ تھام لے گا بھرم رکھے گا
یہ مان ہے ِدیے جلائے ہیں آندھیوں میں

ہر ایک موسم میں روشنی سی بکھیرتے ہیں
تمھارے غم کے چراغ میری اُداسیوں میں

☆☆☆☆

دہلیز کے پار

چاندنی رات کے ہاتھوں پہ سواری اُتری ہے
کوئی خوشبو میری دہلیز کے پار اُتری ہے
اس میں کچھ رنگ بھی ہیں خواب بھی مہکار بھی ہے
جھلملاتی ہوئی خواہش بھی ہے انکار بھی ہے
اسی خوشبو میں کئی درد بھی، افسانے بھی

اسی خوشبو نے بنائے کئی دیوانے بھی
میرے آنچل پہ اُمیدوں کی قطار اُتری ہے
کوئی خوشبو میری دہلیز کے باہر اُتری ہے
اسی خوشبو سے کسی یاد کے در کھلتے ہیں
میرے پیروں میں جو لپٹے تو سفر کھلتے ہیں
یہی خوشبو جو مجھے گھر سے اُٹھا لائی ہے
اب کسی طور پلٹ کر نہیں جانے دیتی
میری دہلیز بلاتی ہے مجھے لوٹ آؤ
یہی خوشبو مجھے واپس نہیں آنے دیتی
رنج اور درد میں ڈوبی یہ بہار اُتری ہے
کوئی خوشبو میری دہلیز کے باہر اُتری ہے
چاندرات کے ہاتھوں پہ سوار اُتری ہے
کوئی خوشبو میری دہلیز کے پار اُتری ہے

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM

گنگنانے ہوئے آنچل کی ہَوا دے مجھ کو
اُنگلیاں پھیر کے بالوں میں سلادے مجھ کو

جس طرح فالتو گلدان پڑے رہتے ہیں
اپنے گھر کے کسی کونے سے لگادے مجھ کو

یاد کرکے مجھے تکلیف ہی ہوتی ہوگی
ایک قصہ ہوں پُرانا سا بھُلا دے مجھ کو

ڈوبتے آواز تری سُن جاؤں
آخری بار تو ساحل سے صدادے مجھ کو

مَیں ترے ہجر مین چَپ چاپ نہ مرجاؤں کہیں
مَیں ہوں سکتے میں کبھی آکے رُلادے مجھ کو

دیکھ میں ہوگیا بد نام کتابوں کی طرح
میری تشہیر نہ کر اَب تو جلادے مجھ کو

روٹھتا تیرا میری جان لئے جاتاہے
ایسے ناراض نہ ہو، ہنس کے دکھادے مجھ کو

اور کچھ بھی نہیں مانگا میرے مالک تجھ سے
اس کی گلیوں میں پڑی خاک بنادے مجھ کو

لوگ کہتے ہیں کہ یہ عشق نگل جاتا ہے
مَیں بھی اس عشق میں آیا ہوں، دُعا دے مجھ کو

یہی اوقات ہے میری تیرے جیون میں کہ میں
کوئی کمزور سا لمحہ ہوں، بُھلا دے مجھ کو

☆☆☆☆

سوال

آج کل کس سے محبت ہے تمہیں؟
آج کل کس کیلئے پاگل ہو؟

☆☆☆☆

Impact

بھیگی آنکھوں والی لڑکی
میری طرف جب دیکھتی ہے تو
من میں جل تھل کر جاتی ہے
مُجھک و پاگل کر جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆

ایک شعر

میں کیسے سرد ہاتھوں سے تمھارے گال چھوتا تھا
دسمبر میں تمھیں میری شرارت یاد آئے گی

☆☆☆☆

FRIENDSKORNER.COM